جنوری ۱۹۹۶
ماہنامہ نعت لاہور
لطف بریلوی کی نعت
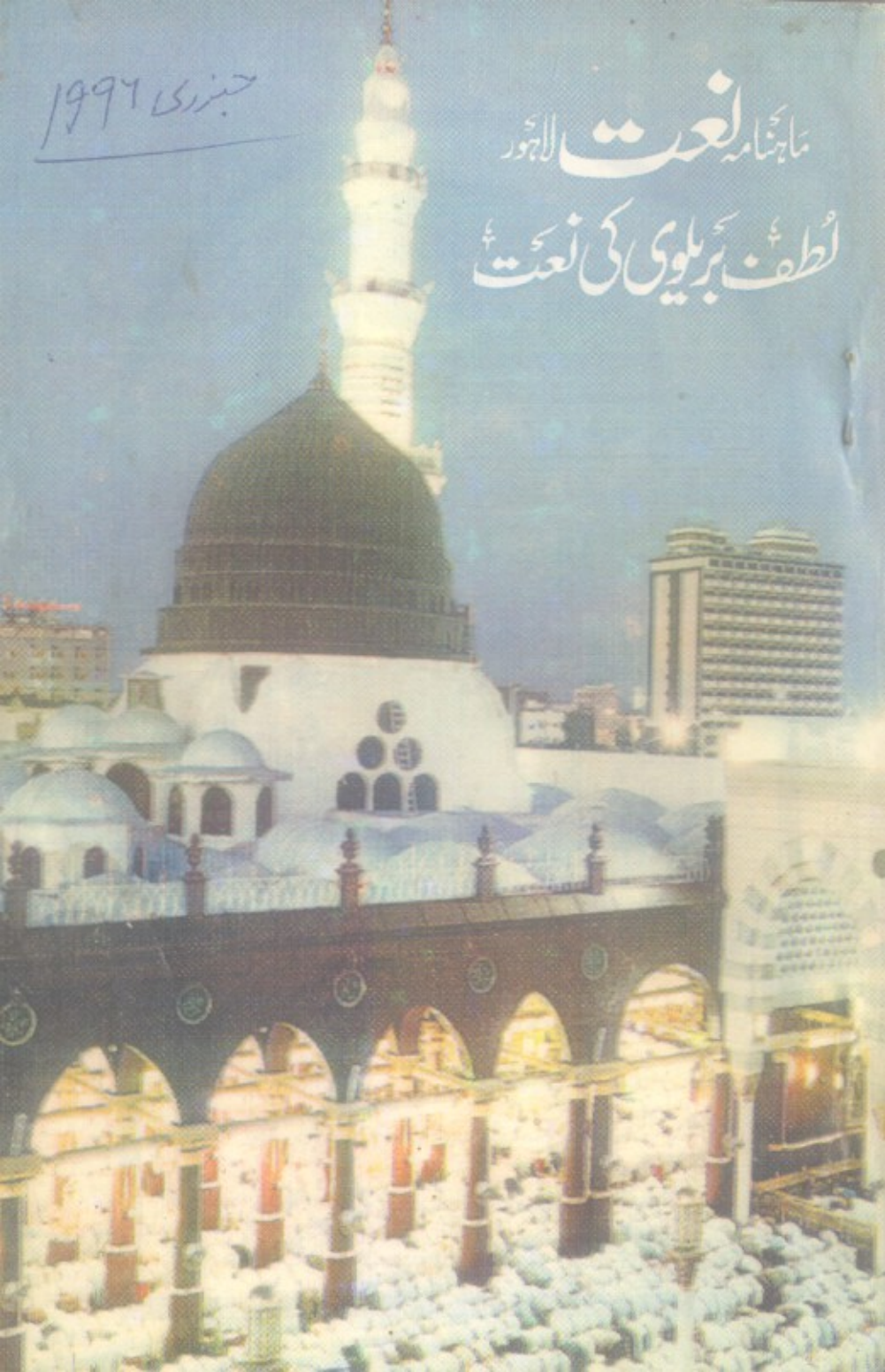
جلد ۹ جنوری ۱۹۹۶ء شمارہ ۱

لطف بریلوی کی نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر
اظہر محمود

مینیجر: اختر محمود

قیمت ۱۵ روپے (عام شمارہ)
۶۰ روپے (اشاعتِ خصوصی)
۲۰۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز۔ لاہور
پبلشر: راجا رشید محمود
کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر
خطاط: منظر رقم
بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید، بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ
لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰ فون ۷۴۶۳۶۸۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رضائے مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) خالق ومالک کو بھی مطلوب ہے، مومنوں کا بھی منتہائے مقصود یہی ہونا چاہیے

جس نے اِس مقصد کے لیے کلام کیا، جس نے یہ نصب العین حاصل کرنے کے لیے لکھا، جس کی فکر کا محور یہی ہے ـــ وہ صراطِ مستقیم کا رہرو ہے، اس کا قبلہ درست ہے، اس کی سمت راست ہے

جس نے فکرِ سخن کیا نعت النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے، اور اس کا مطلوب محض خوشنودیٔ حضورِ پُرنور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) رہا ـــ اس کی آخرت سنور گئی، اسے قربِ سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل ہو گیا۔

جنت الفردوس کے ایسے باسی کو تکلیف پہنچانے والا ظالم، اس کے نعتیہ کلام کو اپنے نام سے چھاپ لینے والا ڈاکو کیا ممدوحِ خالق ومخلوق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پسند آئے گا۔ کیا ایسے شخص کو ربِ دو جہاں سزا کا مستحق نہیں گردانے گا؟

پھر نہ ڈگریاں کام آئیں گی، نہ لفاظی جان بچا سکے گی، نہ اس کا "مصنف اور شاعر" بن جانا اسے جہنم کے داروغے کے چنگل سے چھڑائے گا، نہ مولویوں کی مبالغہ آمیز تقاریظ اس کو سہارا دے سکیں گی

مجھے ایسوں کا انجام عبرت ناک نظر آتا ہے

ظالمو! اپنی حرکتوں کے انجام سے ڈرو!

رب تعالیٰ انھیں نعت کی عظمت سمجھائی ہے، وہ نعت کی عصمت کی خود حفاظت کرتا ہے۔ مخلص نعت گوؤں کے کارناموں کو اپنے نام لکھوانے یا اُنھیں بھولنے اور بھلانے کی کوشش کرنے والو ـــ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ!

کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟

لطفؔ بریلوی کی نعت

کیوں؟

ایسے نعت گو جنھوں نے دل کی زبان میں میرے سرکار ﷺ کی تعریف وثنا کی، جنھوں نے محبت کے لہجے کو اپنایا اور عام کیا ہے، جن کی زندگیاں "فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ" کا خاکہ نہیں پیش کرتیں۔ ایک درِ محبوبِ خدا (علیہ التحیۃ والثنا) پر جن کی گردنیں خم نظر آتی ہیں ---- مگر آج ان کا نام لیوا کوئی نہیں۔ ان کا نعتیہ کلام نظروں سے اوجھل ہے، ان کی کاوشیں سامنے نہیں ہیں۔ نعت کی بات ہوتی ہے تو لوگ انھیں یاد نہیں کرتے ---- ایسوں کو یاد کرنا، ان کی نعتوں کی اشاعت کرنا، نعت کی تاریخ میں ان کا تذکرہ کرنا، ہمارے نزدیک نہایت اہم کام ہے۔ ہم نے علامہ ضیاء القادری کے غیر مطبوعہ کلام کو قارئین تک پہنچایا۔ آزادؔ بیکانیری، غریبؔ سہارنپوری، محمد حسین فقیرؔ، شیواؔ بریلوی، کفایت علی کافیؔ اور حافظؔ پیلی بھیتی کے نعتیہ کلام کا انتخاب شائع کیا۔

آج کا دور، نعت کا دور ہے۔ اور عہدِ حاضر میں یہ سعادت ماہنامہ "نعت" کے حصے میں آئی ہے کہ اس نے بھولے بسرے نعت گوؤں کے کلام کا انتخاب شائع کیا ہے۔ اور اس معاملے میں تحقیق و تفحص اور تدقیق و تنقید سے کام لیا ہے۔ "لطفؔ بریلوی کی نعت" اِسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

لطفؔ نے میرے سرکار ﷺ کی مدحت و توصیف میں تر زبانی کی، انھوں نے محبت کی زبان میں نعتیں کہیں۔ زیرِ نظر اشاعت کا مقصد صرف یہی نہیں کہ لطفؔ بریلوی کی نعتوں کا انتخاب آج کے محبّین و شائقینِ نعت کے سامنے آجائے، بلکہ ایک ایسے ظالم شخص کی چوری بلکہ ڈاکے کو بھی بے نقاب کرنا مطلوب ہے جس نے پورے دیوانِ لطفؔ کی تمام نعتیں اپنے نام سے چھاپ لی ہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ عادل ہے اور ظالموں کو معاف نہیں کرتا تو حضور ﷺ کے ایک نام لیوا نعت گو کے نعتیہ کلام پر ڈاکا ڈالنے والے کو سزا ضرور ملے گی، یہاں بھی، وہاں بھی ---- ---- لیکن ہم بھی تو دیکھیں کہ ہمارے آس پاس کیا ہو رہا ہے۔

اگر نعت کے حوالے سے ہونے والی زیادتیوں کا نوٹس لینا صرف ماہنامہ "نعت" کی ذمہ داری ہے اور نعت کے باقی متعلقین کو مفادات کی نگرانی سے فرصت نہیں، تو ماہنامہ "نعت" کو یہ ذمہ داری قبول ہے۔ اللہ نے چاہا تو وہ اسے بساط بھر نبھائے گا۔

کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟

نہیں قسمت میں جو دیدارِ پیمبر ﷺ یا رب
خاکِ طیبہ ہی سے آنکھیں ہوں منوّر یا رب

غمِ طیبہ میں شب و روز ہوں مضطر یا رب
اب تو پہنچا مجھے واں بہرِ پیمبر ﷺ یا رب

ہو کے صدقے کروں جاں نذرِ پیمبر ﷺ یا رب
گر مدینے کی زیارت ہو میسّر یا رب

گو بظاہر ہوں ہر اک بندے سے کمتر یا رب
دل میں بے حد ہے مگر عشقِ پیمبر ﷺ یا رب

ہر مژہ شکرِ بصارت میں زباں بن جائے
شہرِ طیبہ ﷺ کی جو ہو دید میسّر یا رب

شوقِ دل کو یہ اثر بخش کہ طیبہ جا کر
ہند کو آؤں عرب سے نہ میں پھر کر یا رب

میں بھی ہوں روضۂ اطہر کی زیارت میں شہید
دفن ہوں میں بھی شہیدیؒ کے برابر یا رب

عالمِ ہستی سے جب لوں میں رہِ ملکِ عدم
"یا محمد ﷺ" مرے دل میں ہو، زباں پر "یا رب"

درِ محبوب ﷺ کی جاروب کشی لطف کو بخش
اب نہ دنیا میں پھرا تو اسے در در یا رب

"دیوانِ لطف" پر ڈاکا

مجھ پر خداوندِ کریم جلّ شانہ العظیم اور اس کے محبوبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا کرمِ خاص ہے کہ نعت کہنے والے، نعت پڑھنے والے، نعت سننے والے لوگوں میں سے جو لوگ حقیقتاً "نعت سے مخلص نہیں، اپنی ذات سے مخلص ہیں، اپنی جیب سے مخلص ہیں، اپنے مفادات سے مخلص ہیں ------ میں اُن کے خلاف آواز اُٹھاتا رہتا ہوں ---- اور اِن شاء اللہ اس کام میں مشغول رہوں گا۔ لوگ ناراض ہو رہے ہیں، ہوتے رہیں۔ بس اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبِ پاک ﷺ ناراض نہ ہوں۔

ایک شاعر نے حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (نعوذُ باللہ) "بے مایہ" لکھا، میں نے بساط بھر آواز اٹھائی۔ ایک شاعر نے حضورِ اکرم ﷺ کو "آئینہ دکھانے" کی جرأت کی، میں نے اس کے اعزاز میں ہونے والی تقریب (فلیٹیز ہوٹل لاہور) میں اس جسارت کی نشان دہی کی۔ ایک اور شاعر کے "نعتیہ کلام" میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ اور حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی "توہین" کا پہلو نکلتا تھا، میں نے اس کی کتاب پر مقالہ پڑھتے ہوئے نہ صرف اُس کے خلاف کہا بلکہ اس کلام پر تعریفی تقریظ لکھنے والے بہت بڑے نام کو بھی رگیدا۔ میں نے حضورِ پُرنور ﷺ کے لئے "راعی" کا لفظ استعمال کرنے والے بڑے نامور لوگوں کے خلاف کہا بھی اور لکھا بھی۔

میں نے مفادات کے ایک بہت بڑے اسیر کے، اخبار کو دیئے گئے انٹرویو پر بھی اعتراض کیا، اور صدارتی ایوارڈ حاصل کرنے کے لئے "بے ایمانی" کرنے والوں کے خلاف بھی لکھ رہا ہوں ---- اور، اِن شاء اللہ مجھے اس کا اجر اللہ پاک اور اس کے

محبوبِ پاک ﷺ سے ضرور ملے گا۔

زیرِ نظر تحریر میں قارئینِ کرام کو ایک ایسا چہرہ دکھائی دے گا جس کی تعریف میں پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، سید عبدالقادر شاہ جیلانی سربراہ انٹرنیشنل مسلم موومنٹ اور سید صابر حسین گیلانی نے خامہ فرسائی کی ہے۔ ۱۳ جولائی ۱۹۹۳ء کو محبّت خاں بنگش (کوہاٹ) نے مجھے اس کی "نعتوں کا مجموعہ" ارسال کیا۔ کتاب کا نام "ارمغانِ عقیدت" ہے اور صفحہ ۱۰ پر تحریر ہے۔ "پندرھویں صدی ہجری کی ایک یادگار تصنیف جو مجھ بندۂ عاصی کے لئے اِن شاء اللہ آخرت میں مغفرت کا ذریعہ ہو گی"۔ صفحہ ۱۲ پر "انتساب" اِن الفاظ میں ہے۔ "میں اپنی یہ ناچیز تصنیف تسلیم شدہ خلاصۂ کائنات یعنی آنحضور ﷺ کے نامِ نامی اور اسمِ گرامی کے ساتھ مُعَنوَن کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ شاید میرے اس منظوم نعتیہ کلام کو بارگاہِ ربّ العلیٰ میں قبولیت کا درجہ نصیب ہو اور میرے لئے سرمایۂ آخرت ثابت ہو"۔

دعویٰ اس کا یہ ہے کہ "بہ مشیتِ ایزدی، جناب سرورِ کائنات رسولِ اکرم ﷺ کی محبّت کا ایک ٹھوس جذبہ ہی تھا جس نے مجھ سے اس مجموعہ کی تکمیل کا کام لیا۔ گویا یہ سعادت میرے نصیبوں میں ازل سے ہی لکھی تھی۔ یہ مختصر سا مجموعہ کوئی عہد آفریں تصنیف تو نہیں لیکن میرے ذہن میں موجود جنونِ عشق کی تخلیق ضرور ہے" (ص ۲۹)

یہ کتاب "ارمغانِ عقیدت" پہلی بار ۱۹۸۹ میں ٹی ایس پرنٹرز، گوالمنڈی راولپنڈی میں چھپی۔ تصنیف کا دعویٰ کرنے والے کا نام "پروفیسر (ریٹائرڈ) سید حسین شاہ فدؔا۔ ایم اے۔ ایم او ایل (پنجاب) ایف آر اے ایس (لندن) پراونشل ایجوکیشنل سروس۔ متوطن کوٹ نجیب اللہ، ہزارہ سرحد، حال مقیم اسلام آباد (۸/۵ سی۔ جی ۷/۱) درج ہے"۔

کارنامہ اِس شخص کا یہ ہے کہ اس نے لطفؔ بریلوی کے دیوان کی تمام نعتیں

اپنے نام سے چھاپ دی ہیں۔

"ہدیۂ تشکر" میں تحریر ہے کہ فضیلت مآب الحاج علامہ نور احمد قادری ایم اے (فارسی، تاریخ، انٹرنیشنل ریلیشنز) ایم او ایل، ایل ایل بی، ایم کے، ایل ای اے یو (آنرز) سابق استاد اردو کالج، کراچی نے ان کے کلام کی اصلاح کی ہے۔ (۳۰)

دراصل سید حسین شاہ فدؔا کو اندازہ نہیں تھا کہ چھپی ہوئی کتاب چھپ بھی جائے تو کسی نہ کسی شخص کے ذاتی کتب خانے ہی میں سہی، اس کا کوئی نہ کوئی نسخہ موجود رہتا ہے۔ نیز یہ تأثر کہ کوئی شخص بھی کتاب نہیں پڑھتا، کچھ زیادہ دُرست نہیں۔ کوئی نہ کوئی آدمی ایسا نکل ہی آتا ہے جسے کتابیں جمع کرنے کے علاوہ پڑھنے کا ذوق بھی ہو۔

راقم الحروف کے ذاتی ذخیرۂ کتب میں "دیوانِ لطفؔ" کا جو نسخہ موجود ہے، وہ مطبع مجتبائی، لکھنؤ میں چھپا۔ بیرونی سرورق پر تاریخ اشاعت رجب ۱۳۱۲ھ درج ہے۔ نام یہ درج ہے: مجموعہ "دیوانِ لطفؔ، سراپائے رسولِ اکرم ﷺ معراج نامۂ منظوم، غزل و قصائدِ نعتیہ"۔ اندرونی سرورق پر ماہِ اشاعت محرم ۱۳۱۳ھ لکھا ہے۔ ایک دائرے میں "دیوان لطف ۱۳۱۳ھ" تحریر ہے۔ اردگرد لکھا ہے۔ "۲۔ خمسۂ نعتیہ۔ ۳۔ سفینۃ النجات ۴۔ معراج نامہ ۵۔ منظوم سراپا"۔

لطفؔ بریلوی کے اِس دیوان میں موجود تمام نعتیں سید حسین شاہ فدؔا نے اپنے نام سے "ارمغانِ عقیدت" میں نقل کر دی ہیں۔ تبدیلی ایک تو یہ کی ہے کہ لطفؔ کی ایک نعت کی دو، یا دو نعتوں کی تین چار نعتیں بنا دی ہیں۔ اس مقصد کے لئے سہولت یہ رہی کہ لطفؔ کی نعتوں میں کئی کئی مطلعے ہیں۔ مقطعے البتہ فدؔا نے خود بنائے ہیں یا اپنے استاد سے بنوائے ہیں۔ البتہ اس کوشش میں کئی مقطعے نعت کی بحر کے بجائے "بحرِ اوقیانوس" تک چلے گئے ہیں۔ کسی کسی مصرعے یا شعر میں کچھ الفاظ کی تبدیلی کی سعی بھی کی گئی ہے۔ کہیں تو یہ بامعنیٰ ہے، کہیں کہیں بے معنیٰ بھی ہے۔ جن مصرعوں میں لطفؔ کا تخلص استعمال ہوا تھا، اس کو بے لطف کرنے کی سعیٔ نامشکور بھی سامنے ہے۔

ردیف الف میں "دیوانِ لطف" میں حضرتِ غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک منقبت ہے، اس کو بھی حسین شاہ فدا نے نعت کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔

دیوانِ لطف کی پہلی دو نعتوں کی ردیف "کا" ہے اور رحمت، شفاعت، نبوّت وغیرہ قوافی ہیں۔ فدا نے ان دو نعتوں کی تین نعتیں بنائی ہیں۔ ایک میں پانچ اشعار لطف کی پہلی نعت کے اور دو اشعار دوسری نعت کے ہیں۔ پہلے پانچ شعروں میں ایک شوشے کا بھی فرق نہیں۔ البتہ چھٹے شعر میں دوسرے مصرعے "کہ جبریلِ امیںؑ جاروب کش ہے جس کی تربت کا" میں "تربت" کے بجائے فدا نے "ندرت" لکھ کر اسے بے معنیٰ کر دیا ہے۔

لطف کا مقطع تھا (دیوانِ لطف۔ ص ۳)

مشرّف کر، مشرّف کر، مشرّف کر خداوندا
بھرا ہے شوق دل میں لطف کے اُن کی زیارت کا

فدا نے اس کی اصلاح یوں کی ہے (ارمغانِ عقیدت۔ ص ۴۲)

مشرّف کر، معزّز کر، مقرّب کر خداوندا
بھرا ہے شوق دل میں اِس فدا کے اب زیارت کا

حسین شاہ فدا نے "اپنی" دوسری نعت یوں "بنائی" ہے کہ مطلع لطف کی پہلی نعت سے، پہلا شعر لطف کی دوسری نعت سے، دوسرا، تیسرا اور چوتھا شعر لطف کی پہلی نعت سے (تینوں مطلعے)، پانچواں شعر دوسری نعت سے (یہ بھی مطلع) لیا اور لطف کی پہلی نعت کے ایک مطلع کو اپنا مقطع بنا لیا ہے۔

لطف کا مطلع ہے (دیوانِ لطف۔ ص ۳)

ہوا دارانِ ظلمت کو سہارا ہے ہدایت کا
گنہگارانِ اُمّت کو وسیلہ ہے شفاعت کا

فدا نے اِس پر یوں ڈاکا ڈالا ہے (ارمغانِ عقیدت۔ ص ۴۳)

گنہگاروں کو دائم ہی وسیلہ ہے ہدایت کا
فدائے بے نوا کو بھی سہارا ہے شفاعت کا

اس کا مطلع اور پہلے چار شعر من و عن نقل کر لئے گئے ہیں البتہ مقطع سے پہلے والے شعر (لطف کے مطلع) کے پہلے مصرعے

اٹھایا خوب دعویٰ حق نے گمراہوں کی حجت کا

میں "اُٹھایا" کو "مٹایا" کر دیا ہے۔

اس سلسلے کی تیسری نعت فدا نے یوں "تصنیف" کی ہے کہ مطلع لطف کی پہلی نعت سے اور باقی چھ اشعار ان کی دوسری نعت سے لئے ہیں۔ ان سات اشعار میں ایک جگہ "جاوے" کو "جائے" میں بدلا ہے۔ ایک مصرع میں "سدھارے جب" کو "چلے تھے جب" کر دیا ہے اور مقطع یوں بنایا ہے۔ لطف نے کہا تھا:

برنگِ صفحۂ خورشید روشن ہو گیا کاغذ
رقم کرنے لگا کچھ وصف مَیں جب اُن کی صورت کا

فدا نے "کچھ وصف مَیں" کو "نقشہ فدا" کر کے اپنا مقطع بنا لیا ہے۔

"شعر چور" تو لوگ ہوتے ہی ہیں۔ شاعر پر اور شاعر کے پورے دیوانِ نعت پر اس طرح کا ڈاکا عجوبہ ہے۔ پھر ڈاکو پروفیسر ہے، ڈھیر ساری ڈگریوں کا حامل ہے۔ وہ ڈاکے کے اس مال کو ہمارے آقا و مولا حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کے اسمِ گرامی سے معنوَن کرنے کی جسارت بھی کرتا ہے اور اس چوری کو اپنے لئے وسیلۂ مغفرت بھی قرار دیتا ہے۔

"دیوانِ لطف" کی کتابت پرانے طرز کی ہے۔ حسین شاہ فدا بعض الفاظ کو نہیں پڑھ سکا، اس لئے انہیں غلط لکھ گیا ہے مثلاً "کھلے گی فصد" کو "کہے گی فصد" (ص ۳۸) لکھا ہے۔ "چوتھا وزیر" کو "تھا جو وزیر" (ص ۵۰) لکھا ہے۔

بہت سے مقامات پر لطف کے مصرعوں کو بدلنے کی ضرورت کے پیشِ نظر فدا نے

مصرعے بے وزن کر دیئے ہیں۔ مثلاً

یا خدا، احمدِ مختار ﷺ کا کوچہ دکھلا

کو "یا خدا اس احمدِ مُرسل ﷺ کا کوچہ دکھلا" کیا ہے (ص ۵۱)

طور پر حضرتِ موسیٰؑ کو غش آیا جس سے

کو "طور پر تو حضرتِ موسیٰؑ کو غش آیا تھا" کر دیا ہے (ص ۵۱)

یا خدا نور کا اس کے، مجھے جلوہ دکھلا

کو "یا خدا اس نور کا بھی ایک جلوا دکھلا" کر دیا ہے (ص ۵۱)

یا خدا، ایک نظر وہ رُخِ زیبا دکھلا

کو "یا خدا بس ایک نظر وہ رُوئے زیبا دکھلا" کر دیا ہے (ص ۵۱)

اسی نعت کے مقطع

حشر کے روز خدا سے یہ کہوں گا اے لطفؔ

اپنے محبوب ﷺ کو تو آج خدایا دکھلا

کا فداؔ نے یہ حال کر دیا ہے:

حشر کے دن یہ فداؔ بھی کہہ تو دے گا تجھ سے

شافعِ محشرؐ کا مجھ کو رُوئے رعنا دکھلا

منقبتِ غوث اعظمؒ کے ایک مصرعے

ہر اک مشکل ہوئی آساں، ہوا حل عقدۂ لاحل

میں "لاحل" کو "لانحل" کیا گیا ہے۔

ایک نعت میں ایک مصرعے

پڑھ لیا ہے سوتے دم جب رُوحِ حضرت ﷺ پر درود

کو "پڑھ لیا ہے سوتے دم جب بھی فداؔ نے درود" کر کے بے وزن کر دیا ہے (ص ۶۳)

لطفؔ کے ایک شعر

ہاں عرب میں کہیں اے شاہِ عرب ﷺ بلوا لو

ہند میں اب تو گزارا نہیں دم بھر اپنا

میں پہلے مصرعے کو فدا نے "اِس فداؔ کو کہیں شاہِ عرب ﷺ بلوا لو" بنایا ہے اور دوسرے مصرعے سے "ہند" کے لفظ سے بچنے کے لئے یہ مصرع گھڑا ہے "ملک میں جبکہ گزارا نہ ہو دم بھر اپنا" (ص ۶۷)

اسی طرح کی ایک اور مشکل یہ مصرع تھا "ہند کو آؤں عرب سے نہ میں پھر کریا رب" کو "ملک میں آئے فداؔ واں سے نہ ہی پھر کریا رب" کی صورت میں گھڑا گیا ہے (ص ۷۳)

ایک مصرع "اب نہ دنیا میں پھرا تو اسے در در یا رب" میں "اسے" کو "اس کو" کر کے اپنے "ذوقِ شعر" کا ثبوت دیا ہے۔

لطفؔ کا شعر ہے:

رسولِ پاک ﷺ تمہارا درود خود سُن لیں

حضورِ دل سے اگر مومنو، درود پڑھو

فدا نے اس شعر کا حلیہ یُوں بگاڑا ہے

تمہارا وردِ درود خود رسولِ پاک ﷺ سنیں

حضورِ دل سے اگر مومنو! درود پڑھو

اسی نعت کا ایک شعر ہے

اگر عمارتِ خلدِ بریں کی خواہش ہے

تو اس جناب ﷺ پہ اے منعمو، درود پڑھو

حسین شاہ نے اسے اپنے مقطع کی صورت یوں دی ہے۔

اگر فداؔ سمیت خلدِ بریں کی خواہش ہے

تو اس جناب ﷺ پہ اے منعمو، درود پڑھو

لطف کے مقطع کا پہلا مصرع تھا۔

یہ کون بزم ہے، کس کا ہے ذکر لطف یہاں

فدا کا مقطع بننے کی کوشش میں اس کی یوں گت بنی ہے:

یہ کون سی بزم ہے، کس کا یاں ذکر ہے فدا (ص ۱۵۸)

جن مصرعوں میں لطف بریلوی نے اپنا تخلص استعمال کیا ہے، ان کا حسین شاہ نے جو حال کیا ہے، ملاحظہ فرمایئے:

لطف: اے لطف نعت گوئی میں یہ مرتبہ ہُوا
فدا: اے آنکہ نعت گوئی میں یہ مرتبہ ہُوا (ص ۳۵)
لطف: پہنچا نہ آپؐ کے درِ اقدس تلک یہ لطف
فدا: پہنچا نہ در پہ تیرے فدائے نبی ﷺ جو تھا (ص ۳۵)
لطف: بلا لو لطف کو پاس اپنے، صدقہ آلِ اطہرؓ کا
فدا: بلا لو ازراہِ بخشش بہ صدقہ آلِ اطہر کا (ص ۳۸)
لطف: عاشق ہوں دل سے اس شہِ عالی وقار کا
اے لطف جو حبیب ﷺ ہے پروردگار کا
فدا: عاشق رہا بہ دل شاہِ عالی وقار کا
روز ازل سے محبوبِ پروردگار کا (ص ۳۹)

(ظالم نے شعر کا کیا حال کر دیا ہے۔ محمود)

لطف: حشر کے روز خدا سے یہ کہوں گا اے لطف
اپنے محبوب ﷺ کو تو آج خدایا دکھلا
فدا: حشر کے دن یہ فدا بھی کہہ تو دے گا تجھ سے
شافعِ محشر ﷺ کا مجھ کو رُوئے رعنا دکھلا (ص ۵۱)

(یہ شاعری ہے جس کی تعریف پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور دوسرے حضرات نے کی

ہے اور اصلاح استاد صاحب نے فرمائی ہے)

لطف: لطف دیکھا خرمنِ عصیاں بہا کر لے گیا
فدا: جو فدا کا خرمنِ عصیاں بہا کر لے گیا (ص ۵۶)
لطف: لطف نعتِ سیدِ اُمّی لقب کے فیض سے
یک بیک بے مشق کیا استادِ کامل ہو گیا
فدا: اب فدا بھی سیدِ اُمّی لقب کے فیض سے
مطلقاً" بے مشق تھا، استادِ کامل ہو گیا (ص ۶۰)
لطف: لے چلے دنیا سے جو ہم گور میں عشقِ نبی ﷺ
حشر کو اے لطف بخشش کا وسیلہ ہو گیا
فدا: یہ فدا لے کر چلا دنیا سے عشقِ مصطفیٰ ﷺ
حشر میں جو اس کی بخشش کو وسیلا ہو گیا (ص ۶۵)
لطف: کہ ہے لطفِ جگر خستہ غلامِ بے ریا تیرا
فدا: فدائے خستہ جاں بھی ہے غلامِ بے ریا تیرا (ص ۶۶)
لطف: درِ محبوب ﷺ کی جاروب کشی لطف کو بخش
اب نہ دنیا میں پھرا تُو اِسے در در یا رب
فدا: اس کے در پر یہ فدا بھی اس کا جاروب کش ہو
اب نہ دنیا میں پھرا تو اس کو در در یا رب (ص ۷۳)

(استادِ فدا زندہ باد!؟)

لطف: دکھائے گر خدا مجھ کو مکانِ مولدِ حضرت ﷺ
لکھوں اے لطف مذکورِ زمانِ مولدِ حضرت ﷺ
فدا: دکھائے گر خدا مجھ کو مکانِ مولد حضرت ﷺ
لکھوں فوراً" میں مذکورِ زبانِ مولدِ حضرت ﷺ

("زبان" کا بھی جواب نہیں)

لطف: مثالِ نارِ فارس آتشِ دوزخ بُجھائے گا
پڑھے گا لطف جب وصفِ زبانِ مولدِ حضرت ﷺ

فدا: بُجھائے آتشِ دوزخ تپش اپنی کو پل بھر میں
پڑھے گا جب فدا وصفِ زبانِ مولدِ حضرت ﷺ

لطف: لطف اس دم بابِ رحمت کھول دیتا ہے خدا

فدا: اس گھڑی رب بابِ رحمت کھول دیتا ہے فدا (ص ۸۲)

لطف: اس کا ہے لطف تشنۂ دیدار الغیاث

فدا: اس کا فدا ہے تشنۂ دیدار الغیاث (ص ۸۳)

لطف: اس شہنشاہ ﷺ کی اے لطف رعیت ہوں میں

فدا: اس شہنشہ کی فدا بھی کر رہا ہے تعریف (ص ۸۶)
(ماشاء اللہ!)

لطف: سرد آتشِ دوزخ ہے گنہگاروں پہ اے لطف

فدا: سرد آتشِ دوزخ ہے فدا اُمت پہ دائم (ص ۸۹)
(؟)

لطف: لطف گر موزوں ہو اوصافِ لبِ نعلینِ پاک

فدا: اے فدا گر لکھ سکیں ہم وصفِ نعلینِ رسول ﷺ (ص ۹۱)

لطف: یہ کون بزم ہے، کس کا ہے ذکر لطف یہاں

فدا: یہ کون سی بزم ہے، کس کا یاں ذکر ہے فدا (ص ۱۵۸)

لطف: بس ان کی زلفِ معنبر کا وصف پڑھ کر لطف

فدا: فدا بس ان کی زلفِ معنبر کا وصف لکھ. لکھ کر (ص ۱۵۹)

یہ تو چند ایسے مقامات ہیں جہاں حسین شاہ کو "فدا" گھسیڑنا تھا، اس لئے ان

مصرعوں میں تبدیلیاں ناگزیر تھیں، ورنہ عام طور سے اس نے خدا و رسولِ خدا (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھلا کر، آقا حضور ﷺ کے ایک نعت گو شاعر لطف بریلوی کے سارے کے سارے کلام پر قبضہ کیا ہے، پوری پوری نعتیں "اپنائی" ہیں اور دیدہ دلیری کے شاندار مظاہر پیش کئے ہیں۔

اس دنیا میں تو لوگ مصلحتوں کا شکار ہیں۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی خاطر کسی کی ناراضی مول لینا کسی کو پسند نہیں۔ بڑے بڑے ناموں نے منافقتوں اور مداہنتوں کی ردائیں اوڑھ رکھی ہیں ---- یا اللہ! تو ظالموں اور منافقوں کو اس دنیا میں بھی ذلیل کر، اور انہیں آخرت میں بھی خُسرانِ عظیم سے دوچار کرنا!!

❁ ❁ ❁

ازل میں جوش پر آیا جو دریا حق کی رحمت کا
سرِ احمد ﷺ پہ رکھا تاج عالم کی شفاعت کا

ہُوا جب عالم آرا آفتاب اوجِ نُبُوّت کا
ہر اک ذرّہ ہُوا جیاب کسریٰ کی عمارت کا

محمد ﷺ انجمن آرا ہے ایوانِ رسالت کا
چراغِ طور اک جلوہ ہے اس کی شمعِ خلوت کا

ضیائے چشمِ موسیٰؑ نور ہے حضرت ﷺ کی صورت کا
ارادہ نقشِ پا سے ہے یدِ بیضا کو بیعت کا

اُٹھایا خوب دعویٰ حق نے گمراہوں کی حجّت کا
بٹھایا نقش پُشتِ پاک پر مُہرِ نبوّت کا

نبی ﷺ کے نور سے کی شمعِ قندیلِ فلک روشن
دکھایا حق نے کس پردے میں جلوہ اپنی قدرت کا

برنگِ صفحۂ خورشید روشن ہو گیا کاغذ
رقم کرنے لگا کچھ وصف مَیں جب اُن کی صورت کا

زمیں سے آسماں تک عَفو کا سیلاب چڑھ جائے
اگر ہو موجزن دریا کبھی اُن کی سخاوت کا

الٰہی خاکروبی مجھ کو اس کے در کی حاصل ہو
کہ جبریلِ امیں جارُوب کَش ہے جس کی تُربت کا

❁ ❁ ❁

بھروسا ہے مجھے بخشش کا حضرت ﷺ کی شفاعت پر
نہ توبہ پر، نہ تقویٰ پر، نہ محنت پر، نہ طاعت پر

ہُوا ہے جیسے دل مائل گُلِ رخسارِ حضرت ﷺ پر
شرف رکھتا ہے ہر داغِ جگر گلہائے جنّت پر

کرے گی رشک کیا کیا اُمّتِ سابق اس امّت پر
کُھلیں گے جب لبِ جاں بخش حضرت ﷺ کے شفاعت پر

حصولِ مقصدِ کونین عشقِ ذاتِ عالی ہے
محبّت کو محبّت کیوں نہ آئے اِس محبت پر

جگر ہے اس کی یادِ مُصحفِ عارض میں سیپارہ
نزولِ آیتِ رحمت ہے جس کی پاک صُورت پر

بھریں گے گوہرِ مقصود کیا کیا جیب و داماں میں
وہ دریائے کرم دم بھر کو گر آیا سخاوت پر

تعلّق کچھ نہیں دنیا میں جُز عشقِ نبی ﷺ مجھ کو
پھنسیں آزاد دامِ رشک میں میری فراغت پر

اُڑا کر لے گیا اقبالِ عالی آپؐ کو اس جا
جہاں پر چھوڑ دیں روح الامیںؑ کے تاب و طاقت پر

تجھے کیوں کر نہ عاصی مالکِ خُلدِ بریں سمجھیں
ترا اسمِ مبارک ہے رقم درہائے جنّت پر

نہیں ملتی مجھے یادِ نبی ﷺ سے ایک دم مہلت
نمازِ پنجگانہ شیخ ہے موقوف فرصت پر

مدینے کی گدائی بادشاہی سے زیادہ ہے
چلو اے لطفؔ یاں سے، خاک ڈالو اِس ریاست پر

مفت پھرتے ہیں بھٹکتے ہوئے جویائے بہشت
دیکھ لیں چل کے مدینے میں تماشائے بہشت

روئے رنگیں سے خجل ہوتے ہیں گل ہائے بہشت
قامتِ پاک سے شرمندہ ہے طوبائے بہشت

خواب میں تجھ کو اگر دیکھ لیں شیدائے بہشت
تیرے کوچے کے ہوں طالب، نہ ہوں جویائے بہشت

جو ترے غیر سے اے مالک و مولائے بہشت
نہ کروں گا کبھی محشر میں تمنائے بہشت

واعظو تم کو اگر آئے تو خوش آئے بہشت
طالبِ کوچۂ حضرت ﷺ نہیں جویائے بہشت

احمدِ پاک ﷺ کے کوچے کی میں لکھ کر مدحت
شاعرو تم کو دکھاؤں گا تماشائے بہشت

میری آنکھوں سے جو صحرائے مدینہ دیکھیں
بھول کر نام نہ لیں خلد کا جویائے بہشت

جب پڑھا وصف محمد ﷺ کے لب شیریں کا
آ گئی منہ میں مرے لذتِ خرمائے بہشت

کس کو ہے قربِ خدا ایسا سوائے مصطفیٰ ﷺ
عرش فرشِ مصطفیٰ قوسین جائے مصطفیٰ ﷺ

دے مجھے دارین میں یا رب برائے مصطفیٰ ﷺ
ذوقِ عشقِ مصطفیٰ، شوقِ لقائے مصطفیٰ ﷺ

عاصیوں پر بابِ رحمت حشر میں کھل جائے گا
وا ہوئے جس دم لبِ معجز نمائے مصطفیٰ ﷺ

قصرِ جنت جیتے جی سمجھو دیا اللہ نے
بخت دکھلاوے اگر دولت سرائے مصطفیٰ ﷺ

محو ایسا عشقِ حضرت ﷺ میں ہوا ہوں ان دنوں
کچھ نظر آتا نہیں ہے ماسوائے مصطفیٰ ﷺ

عشق ہے دل کو نبی ﷺ کے گیسو و رخسار سے
کیوں نہ لکھوں روز و شب نعت و ثنائے مصطفیٰ ﷺ

بے خطر ہوں کیوں نہ ہم عاصی عذابِ حشر سے
ہے رضائے حق وہی جو ہے رضائے مصطفیٰ ﷺ

ہو جسے دیدار رؤیا میں، ہے بیشک جنتی
دیکھنا ادنیٰ سا اعجازِ لقائے مصطفیٰ ﷺ

کیوں نہ سائے کی دوئی سے ہو منزہ جسمِ پاک
ہے الف وحدت کا قدِ دلربائے مصطفیٰ ﷺ

ہے خدائے دو جہاں سے پنجگانہ یہ دعا
بخش دے تقصیرِ لطف اک اک برائے مصطفیٰ ﷺ

تری دوری ستاتی ہے حبیبِ کبریا ﷺ مجھ کو
بہت دل تنگ رہتا ہے، مدینے میں بلا مجھ کو

نہ بھولے عیشِ جنت میں کبھی غم کا مزا مجھ کو
عنایت کر فزوں عشقِ محمد ﷺ یا خدا مجھ کو

ترا اک جلوۂ ادنیٰ فروغِ ہر دو عالم ہے
دکھا دو چاند سا منہ اپنا اے بدرُ الدّجیٰ مجھ کو

ہَوس ہے بادشاہت کی، نہ دولت کی، نہ حشمت کی
تمنّا ہے، خدا کر دے ترے در کا گدا مجھ کو

برنگِ کاہ کاہیدہ ہُوا ہوں اس توقع پر
اڑا لے جائے تا آ کر مدینے کی ہَوا مجھ کو

پس از مُردن ہے آوارہ بگولہ خاک کا میری
اُڑاتی پھرتی ہے ہر سُو مدینے کی ہَوا مجھ کو

تو ہی اِس وقت میں مجھ ناتواں کی دستگیری کر
نسیمِ خلد دکھلا دے دیارِ مصطفیٰ ﷺ مجھ کو

بدی مایوس کی مایوس کرتی سیرِ جنت سے
شفاعت کا تمہاری گر نہ ہوتا آسرا مجھ کو

زبان کھولی ہے میں نے جیسے اوصافِ محمد ﷺ میں
ملک اے لطفؔ کہتے ہیں فلک سے مرحبا مجھ کو

اچھا نہ ہو یا رب! کبھی بیمارِ محمد ﷺ
کم ہو نہ کبھی خواہشِ دیدارِ محمد ﷺ

مومن ہُوا جس نے کیا اقرارِ محمد ﷺ
کافر ہُوا جس نے کیا انکارِ محمد ﷺ

رویا کریں گلزار میں شبنم کی رَوِش پھول
اک بار جو دیکھیں گُلِ رُخسارِ محمد ﷺ

عالم سے میں یک دست سروکار نہ رکھوں
ہاتھ آئے اگر خدمتِ سرکارِ محمد ﷺ

کیوں آنکھیں نہ میں بند کروں دیدِ جہاں سے
ہے مدِّنظر اِن دنوں دیدارِ محمد ﷺ

مخلوق میں خالق کا بھی اظہار نہ ہوتا
ہوتا نہ اگر خلق میں اظہارِ محمد ﷺ

جو طالبِ جنت ہو، وہ طُوبیٰ کے تلے جائے
جنّت ہے ہمیں سایۂ دیوارِ محمد ﷺ

اے لُطفؔ وہ محبوبِ خداوندِ جہاں ﷺ ہے
جو کچھ کہو وہ سب سے ہے سزاوارِ محمد ﷺ

کوئی سامانِ جہاں رکھتے ہیں بے زر محتاج
دولتِ عشقِ نبی ﷺ کے ہیں تونگر محتاج

غیر کا ہو نہ الٰہی دلِ مضطر محتاج
رکھ پیمبر ﷺ کا مجھے بہرِ پیمبر ﷺ محتاج

آرزو مند رہیں کیوں نہ تونگر محتاج
اے پیمبر ﷺ ترے آگے ہیں پیمبرؑ محتاج

سالکِ راہِ خدا کون ہے ہادی تجھ سا
پیروی کا ہے تری خضرؑ سا رہبر محتاج

سُن جو پایا ہے کہ ستّار کے تم ہو محبوب
اپنے جامہ سے ہوئے جاتے ہیں باہر محتاج

گر وہ نیسانِ کرم بر سرِ احساں ہو جائے
بھر لیں دامن میں عوض اشک کے گوہر محتاج

تجھ کو اللہ نے جب سرورِ کونین کیا
پھر دو عالم ہو ترا کیوں کہ نہ یکسر محتاج

نہ اُٹھیں گے،‘ نہ ملے گی انھیں جنّت جب تک
بیٹھے ہیں آپؐ کے دروازے پہ آ کر محتاج

اس شہنشاہ ﷺ کی اے لُطفؔ رعیّت ہُوں میں
جس کی دربانی کے ہیں لاکھ سکندر محتاج

یا خدا بہرِ نبی ﷺ اب تو مدینہ دکھلا
جیتے جی باغِ جناں بندے کو مولا دکھلا

یا خدا! احمدِ مختار ﷺ کا کوچہ دکھلا
حد سے مشتاق ہوں، فردوس کا نقشہ دکھلا

طُور پر حضرتِ موسیٰؑ کو غش آیا جس سے
محوِ دیدار ہوں وہ مجھ کو تجلّی دکھلا

نُور سے جس کے ہُوا ہے یہ ظہورِ کونین
یا خدا نور کا اُس کے مجھے جلوہ دکھلا

باغِ فردوس کا ہر پھول ہے بُلبل جس کا
اس گُلِ تر کا خدایا رُخِ رعنا دکھلا

شوقِ دیدارِ نبی ﷺ حد سے فزوں ہے مجھ کو
یا خدا! ایک نظر وہ رُخِ زیبا دکھلا

تابکے شوقِ شہادت میں پھروں آوارہ
یا خدا میں بھی شہیدؒ ہوں، وہ روضہ دکھلا

حشر کے روز خدا سے یہ کہوں گا اے لطفؔ
اپنے محبوب ﷺ کو تو آج خدایا دکھلا

رسولِ مقبولِ ہر دو عالم فروغِ موسیٰؑ رضائے آدمؑ
زہے معززؐ، زہے معظمؐ، زہے مفخرؐ، زہے مکرمؐ

وہ نورِ خالق ہوا جو پیدا یہ نورِ مطلق کا جلوہ چمکا
تمام عالم سے کفر بھاگا، ہوا جو پیدا وہ فخرِ آدمؑ

تری شفاعت سے اے پیمبر ﷺ خدا کا ہو گا کرم جو ہم پر
خجل ہو ایسا بروزِ محشر کہ پانی پانی ہو بس جہنم

حبیبِ خالق تو ہے وہ یکتا، نہ کوئی تجھ سا ہُوا، نہ ہو گا
تجھے نہ کرتا خدا جو پیدا، نہ ہوتا ہرگز وجودِ عالم

جہاں ہے تیرے سبب گلستاں ہر ایک گلشن ہے باغِ رضواں
رہے گی مانندِ ابر گریاں تری محبت میں چشمِ شبنم

نہ ہوتی غم سے کبھی رہائی مدد پہ ہوتی اگر خدائی
ترے توسّل نے بخشوائی رسولِ عالم ﷺ خطائے آدمؑ

خدا نے جس کو کیا ہے پیدا وہ ڈھونڈتا ہے ترا وسیلہ
ہر ایک جنّ و بشر فرشتہ تری رسالت کا بھرتا ہے دم

خدا کا پیارا نبی ﷺ ہمارا جہانِ فانی سے تب سدھارا
کیا خدا نے یہ جب اشارا کہ اب توؐ اُمت کا کر نہ کچھ غم

خدا کے پیارے مرے پیمبر ﷺ شفیع ہونا بروزِ محشر
تری شفاعت کی دُھوم سن کر ہے لطف روزِ جزا سے بے غم

لے چلے عالمِ ہستی سے یہ حسرت افسوس
کی نہ سوتے میں بھی حضرت ﷺ کی زیارت افسوس

تن میں طاقت ہے، نہ آنکھوں میں بصارت افسوس
ہو گی کس طرح مدینے کی زیارت افسوس

منتظر شافعِ محشر ﷺ کی زیارت کا ہوں
جلد آتا ہی نہیں روزِ قیامت افسوس

تپشِ دل کا بُرا ہو، مجھے بیدار کیا
خواب کرنے بھی نہ دی ان کی زیارت افسوس

نہ ہوئی ہائے مدینے کی زیارت حاصل
جیتے جی میں نہ ہُوا داخلِ جنّت افسوس

لُطف بیمار ہی حضرت ﷺ کی زیارت کا رہا
نہ ہوئی شربتِ دیدار سے صحت افسوس

❁ ❁ ❁

وصف لکھتا ہوں نبی ﷺ کے حُسنِ عالمگیر کا
کیوں نہ شہروں شہروں شُہرہ ہو مری تحریر کا

وصف لکھ کر نبی ﷺ کے رُوئے پر تنویر کا
میں مفسّر ہو گیا والشمس کی تفسیر کا

رُوئے روشن کے تصوّر نے ترے اے رشکِ ماہ
مجھ کو عامل کر دیا ہے شمس کی تسخیر کا

رحمتہ للعالمیں ﷺ ہیں، رحم ہی فرمائیں گے
سُن لیا گر آہ و نالہ عاشقِ دلگیر کا

عمر گزری پھرتے پھرتے، پہنچے طیبہ تک نہ ہم
زور چل سکتا نہیں تقدیر سے تدبیر کا

گور میں بھی ہو الٰہی گیسوئے حضرت ﷺ کا عشق
مَر کے بھی سودا رہے سر میں اسی زنجیر کا

طور کے مانند جل جانا بہ دل منظور ہے
ایکدن جلوہ دکھا دو رُوئے پُر تنویر کا

تیغِ ابروئے مبارک کا جہاں مدّاح ہے
جس کو دیکھو، بھر رہا ہے دم اسی شمشیر کا

تیری مدحت کی بدولت اب تو اے ممدوحِ حق
خلق میں ممدوح ہوں اِک اِک جوان و پیر کا

معرکہ میں حشر کے اے لطفؔ کیا ہی لطف ہو
ہاتھ میں دامن ہو میرے حیدرؓ و شبیرؓ کا

❁ ❁ ❁

کیوں کر نہ شوقِ نعتِ رسالت مآب ﷺ ہو
سب شاعروں میں لطفؔ تمہی باریاب ہو

محبوبِ کبریا ﷺ جو کبھی بے نقاب ہو
شرمندہ آفتاب، خجل ماہتاب ہو

سُرمہ کیا نہ آنکھ کا طیبہ کی خاک کو
برباد یا خدا دلِ خانہ خراب ہو

ہم سر نہ آستانِ نبیؐ سے اٹھائیں گے
سو گردشیں ہوں چرخ کی، لاکھ انقلاب ہو

سیرِ بہشت کی جو ہوَس ہو تو عاصیو
تم جیتے جی مدینے میں داخل شتاب ہو

پی لے شرابِ عشقِ نبی ﷺ میری طرح سے
پرہیزگار بن کے نہ زاہد خراب ہو

عاشق ہُوا ہے بندہ بھی تیرے حبیب ﷺ کا
چاہے عذاب ہو کہ الٰہی ثواب ہو

عشقِ نبی ﷺ میں لطف جو بیدار ہم رہیں
ہنگامہ روزِ حشر کا آنکھوں کا خواب ہو

لکھی تھی سیرِ جنت روزِ قسمت سے مقدّر میں
نہ کٹتی عمر کیونکر مدحتِ کوئے پیمبر ﷺ میں

جو خوشبو ہے رسولِ پاک ﷺ کی زُلفِ معنبر میں
کہاں عنبر میں وہ خوشبو، کہاں وہ مُشکِ اذفر میں

درِ دولت سرا تک اک نہ اک دن جبہ سا ہوں گے
تماشا خلد کا لکھا ہُوا ہے گر مقدّر میں

ترے دامانِ دولت کو لیا ہے اس تصوّر پر
مرا رہ جائے پردہ دامنِ صحرائے محشر میں

اگر لکھنی ہے مدحت سلک و دندانِ مبارک کی
دُرِ معنیٰ کو لا غوطہ لگا کر آبِ کوثر میں

صفا حاصل ہوئی یہ وصفِ دندانِ مبارک سے
جو میری نظم میں ہے بات، کب ہے سلکِ گوہر میں

مرا دیوان بھی مقبول کر لے اے مرے مولا ﷺ
مرا بھی نام لکھ لے اپنے مدّاحوں کے دفتر میں

کلامُ اللہ میں وَالّیل جس گیسو کی مدحت ہے
اسی گیسوئے مشکیں کا ہے سودا لطفؔ کے سر میں

محبت اُن کی کرو دل میں دوستاں پیدا
ہُوئے ہیں ہونے سے جن کے سب اِنس و جاں پیدا

نہ ہوتے آپ ہی جو فخرِ اِنس و جاں پیدا
نہ ہوتا عرش، نہ کرسی، نہ لامکاں پیدا

ہوئی پسند فصاحت مری جو روزِ الست
کیا نبی ﷺ کا مجھے حق نے مدح خواں پیدا

خدا تلک جو رسائی ہے زاہدو منظور
کرو جہاں میں غمِ سرورِ جہاں ﷺ پیدا

ترے ہی دم کے لیے کائنات خلق ہوئی
جو تُو نہ ہوتا، نہ ہوتے یہ سب جہاں پیدا

یہ دیکھا آتشِ عشقِ رسول ﷺ کی تاثیر
کہ دل تو جلتا ہے ہوتا نہیں دھواں پیدا

کروں گا شکوۂ ہجرِ نبی ﷺ نہ خالق سے ۔
ہُوا ہوں خلق میں از بہرِ امتحاں پیدا

نبی ﷺ کے در سے نہ ہرگز اٹھائیں گے ہم سر
فساد لاکھ کرے دورِ آسماں پیدا

تمام عمر بسر ہند میں ہوئی اے لطفؔ
نہ ہوں گے ہم سے بھی گُم کردہ آشیاں پیدا

✿ ✿ ✿

بلبل سے فزوں تر ہے تمنائے مدینہ
کیا غیرتِ گلزار ہے صحرائے مدینہ

گویا ہے زباں بہرِ سخن ہائے مدینہ
روشن ہے نظر بہرِ تجلّائے مدینہ

کہتے ہیں یہی طالب و شیدائے مدینہ
جنّت کے عوض حق ہمیں دلوائے مدینہ

اے لطفؔ کرے لُطف جو مولائے مدینہ ﷺ
ہم دُور، نہ کچھ دُور ہے اے وائے مدینہ

معمورِ تجلّی ہے ہر اک کوچہ و بازار
موسیٰؑ کو دکھائیں گے تماشائے مدینہ

حضرت ﷺ انہیں دیتے ہیں نشاں راہ کا آ کر
جس وقت بھٹک جاتے ہیں جُویائے مدینہ

ہے نورِ محمد ﷺ سے زمیں مہرِ جہاں تاب
اور خطِّ شعاعی ہیں سحر ہائے مدینہ

گو گلشنِ فردوس مِلا رہنے کی خاطر
کہتا ہوں بصد یاس مگر ہائے مدینہ

ہے گوشہ سے کم شش جہتِ گلشنِ امکاں
کیا عرض کروں وُسعتِ صحرائے مدینہ

ہے باغِ جہاں غم میں ترے وادیٔ حرماں
ہے غیرتِ گلشن چمن آرائے مدینہ

اے لطفؔ یہ خواہش، یہ تمنا، یہ ہوس ہے
لے جاؤں نہ دنیا سے تمنائے مدینہ

✿ ✿ ✿

لکھوں حبیبِ خدا ﷺ کی وہ مدحتِ رُخسار
کہے جہاں کہ یہ مطلع ہے مطلعِ انوار

لکھوں جناب ﷺ کا وہ وصفِ گیسو و رخسار
کہے زمانہ کہ یک جا ہُوئے ہیں لیل و نہار

بنیں گے طائرِ تصویر طوطی و بُلبل
سُنیں گے آپؐ کا گر وصفِ خوبیٔ گفتار

پڑھو بیانِ رسالت کا اس فصاحت سے
کہ منکرین بھی انکار سے کریں انکار

خدا کے بعد خدائی سے آپ اعلیٰ ہیں
جنابِ پاک ﷺ کا ادنیٰ سا ہے یہ عزّ و وقار

خدا کے بعد وہ افضل ہے سب خُدائی سے
خدا کے مثل ہے بے مثل احمدِ مُختار ﷺ

وہ ایسا یکتا ہے، بے مثل ہے دو عالم میں
کہ دوسرا میں نہیں، ایک دُوسرا سردار

خدا نے جس کے سبب خَلق کو کیا ہے خَلق
ظہور کے لیے جس کے، یہ سب ہُوا اظہار

بنے ہیں جس کے سبب سے بہشت اور دوزخ
لقب ہے جس کا کہ محبوبِ ایزدِ غفّار ﷺ

خدا سے جو کہ خُدائی کو بخشوائے گا
شفیعِ روزِ جزا وہ شفیعِ روزِ شُمار ﷺ

لکھے ہیں نعتِ نبی ﷺ میں جو لطفؔ تو نے شعر
رقم ہیں نامۂ اعمال میں وہ سب اشعار

دکھایا جائے گا جب میرا نامۂ اعمال
اور اس میں ہو گی لکھی نعت سیّدِ ابرار ﷺ
اِدھر سے نعت پڑھی جائے گی، اُدھر سے درود
رہے گی دیر تلک روزِ حشر یہ تکرار
پھر اس کے بعد وہ پیشِ خدا کرے گا پیش
جو غم اٹھایا ہے ہجرِ نبی ﷺ میں لیل و نہار
پھر اس کے بعد کروں گا یہ عرض خالق سے
بحقِ سیّدِ ابرار احمدِ مختار ﷺ
ترے حبیب محمد ﷺ کا مدح خواں ہوں میں
ہزار ہوں میں بد اُطوار، لاکھ بد کردار
کرم سے اپنے مجھے بخش دے مرے مولا
بہت ہوں عاجز و محتاج و بے کس و ناچار

❁ ❁ ❁

❁ ❁ ❁

عشق جس دن سے جنابِ مصطفےٰ ﷺ کا ہو گیا
حق تو یہ ہے میں خدا کا خاص بندہ ہو گیا
جیتے جی گر ہم سے کچھ وصفِ مدینہ ہو گیا
باغِ جنت، دیکھنا، جاگیر اپنا ہو گیا
کفر کی ظلمت سے کیسا خلق میں اندھیر تھا
نورِ احمد ﷺ سے یکایک کیا اجالا ہو گیا
پڑھ لیا ہے سوتے دم جب رُوحِ حضرت ﷺ پر درود
صاف دن بھر کے گناہوں کا ازالہ ہو گا
آپ ﷺ نے ہجرت جو فرمائی مدینے کی طرف
کیا سیہ پوش آپ کے ماتم میں کعبہ ہو گیا
دیکھنا آیا اگر حضرت ﷺ کی بخشش کا خیال
حشر کا ہنگامہ نظروں میں تماشا ہو گیا
ایک دم غافل نہیں یادِ رسولِ پاک ﷺ سے
دل مرا پابند اب حکمِ خدا کا ہو گیا
شوقِ دل طیبہ کی جانب کھینچ کر لے جائے گا
طالع واژوں مرا جس روز سیدھا ہو گیا
لے چلے دنیا سے جو ہم گور میں عشقِ نبی ﷺ
حشر کو اپنے لطف بخشش کا وسیلہ ہو گیا

پیدا کرے وہ عشقِ رسالت مآب ﷺ روح
جنّت میں جائے جس کے سبب بے حساب روح

عشقِ رُخِ رسول ﷺ میں کھوئی جو میں نے جاں
تن سے نکل کے بن گئی بُوئے گلاب روح

غافل ہوئے جو یادِ رسالت مآب ﷺ میں
ہو گی بہت خراب یہ خانہ خراب روح

راہی ہُوا ہوں کعبۂ مقصود کی طرف
دیکھوں، تن آگے جائے کہ پہنچے شتاب روح

للہ اب تو آ کے مسیحائی کیجیے
ہوتی ہے مثلِ جسم فنا اے جناب ﷺ روح

ہُوں عاشقِ رسول ﷺ نکیرَین چُپ رہو
دے لے گی روزِ حشر خدا کو جواب روح

اے لُطفؔ جان کھوئیں گے ہجرِ نبی ﷺ میں ہم
آزُردہ دل ہو یا کرے ہم پر عتاب روح

عشق ہے اس کو جو یا احمد ﷺ تمھارا اِن دنوں
دل ہے افزوں جان سے بھی مجھ کو پیارا ان دنوں

ہم شفیع المذنبیں ﷺ پر ہو گئے ہیں مبتلا
خوب ہاتھ آیا ہے بخشش کا سہارا اِن دنوں

لکھ رہا ہوں میں جو اے دل وصفِ خالِ رُوئے پاک
عرش پر میرا چمکتا ہے ستارہ اِن دنوں

جان سے بیزار ہُوں شوقِ عرب میں، آج کل
ہند میں کس طرح ہو میرا گزارا اِن دنوں

رات دن عشقِ حبیبِ کبریا ﷺ ہے جلوہ گر
عرش سے کمتر نہیں ہے دل ہمارا اِن دنوں

جان کر اُس جانِ جاں ﷺ کو شافعِ روزِ جزا
خوفِ محشر نے کیا دل سے کنارا اِن دنوں

وصفِ ابرُوئے محمد ﷺ کا رولا کر لطفؔ شوق
اے اجل تیغِ قضا نے جاں سے مارا اِن دنوں

❁ ❁ ❁

بیاں کیا ہو شرف اُس باعثِ ایجادِ عالم ﷺ کا
کہ وہ فخرِ پری، فخرِ ملک ہے، فخرِ آدم کا

پڑا نُورِ قدم جس وقت اس خورشید عالم کا
ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا

میں دل سے والہ و شیدا ہوں اس سردارِ عالم ﷺ کا
کہ جس کے صدقے سے رتبہ بڑھا اولادِ آدم کا

یہ کس کے قدِ بالا کے الم میں جان دی میں نے
کہ پہنچا عالمِ بالا تلک غل میرے ماتم کا

نبی ﷺ کے حسن سے کیا مال و زر ہے نقدِ جاں دے دوں
وہ قاروں تھا، بنا جو بندۂ بے دام درہم کا

ہر اک مضمونِ عالی عالمِ بالا سے لاتے ہیں
عمل ہے شاعروں کے پاس بیشک اسمِ اعظم کا

توسّل گر نہ ہوتا اے شفیع المذنبیں ﷺ تیرا
گُنہ بخشا نہ جاتا حشر تک حوّا و آدمؑ کا

خیالِ کعبۂ ابروئے حضرت ﷺ ہے دمِ مُردن
عوض کوثر کے اے حورو پلاؤ آب زمزم کا

ہُوئی اے لطفؔ رویت عالم رؤیا میں حضرت ﷺ کی
ہُوا بیدار بختِ خفتہ، کوکب بخت کا چمکا

❁ ❁ ❁

لاریب فیہ حق کے ہیں سب بندے عام خاص
ہیں سب میں پر رسول علیہ السلام خاص

نائب ہے وہ خدا کا، رسولوں میں مقتدا
کیونکر نہ ہم کہیں اسے خیرُ الانام خاص

ان کے سبب سے خلق یہ مخلوق سب ہوئی
ان کے سبب ہُوا ہے یہ سب اہتمام خاص

قرآں سے لاکلام ہے اِس بات کا ثبوت
خیر الامم ہے اُمّتِ خیرُ الانام ﷺ خاص

اے منکرو! حدیثِ صحیحہ میں دیکھ لو
حضرت ﷺ ہی ہوں گے شافعِ یومُ القیام خاص

ہے کون اس شرف سے مشرّف ترے سوا
بھیجا خدا نے کس پہ صلوٰۃ و سلام خاص

اک پل میں لامکاں پہ گئے، بیٹھے، پھر بھی آئے
جُز مصطفیٰ ﷺ یہ کس کو ملا ہے مقام خاص

اے لطفؔ وصف چشمِ مبارک کا پڑھ کے ہم
کوثر پہ لیں گے آپ ﷺ سے کوثر کا جام خاص

ہے عشق مجھ کو صاحبِ اُمّ الکتاب ﷺ سے
مطلق نہیں ہراس ہے روزِ حساب سے

منظور وصفِ زُلف و رُخِ پاک ہے اگر
پہلے زبان دھوئیے مُشک و گلاب سے

اس درجہ ہے نبی ﷺ کی شفاعت کی آرزو
بدلیں نہ اک گناہ کو ہم سو ثواب سے

وصفِ رُخِ نبی ﷺ ہے جو دیواں میں یک قلم
روشن ہے ہر وَرَق وَرَقِ آفتاب سے

اے منکر و نکیر غلامِ رسول ﷺ ہوں
رکھو معاف مجھ کو سوال و جواب سے

جس صفحے میں ہے مدحتِ دولت سرائے پاک
کم جانتا نہیں اسے جنّت کے باب سے

کلمہ زباں پہ' دل میں تصوّر ہو آپ ﷺ کا
غافل نہ ہوں میں نزع میں یادِ حساب سے

اے لطفؔ مَیں ہوں تشنۂ دیدارِ مُصطفیٰ ﷺ
میری بُجھے گی پیاس نہ کوثر کے آب سے

کیوں نہ غش کھاؤں جمالِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ کر
وہ شبِ معراج میں آئے خدا کو دیکھ کر

لائے سب ایماں رسُولِ کبریا ﷺ کو دیکھ کر
کفر باطل ہو گیا اِس حق نما کو دیکھ کر

مظہرِ ذاتِ خدا کہیے نہ کیوں کر آپ کو
شانِ حق یاد آئی رُوئے مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ کر

داب لی ہے منہ میں اپنے صورتِ غُنچہ زباں
ہم نے قرآں میں ترے وصف و ثنا کو دیکھ کر

آپ ﷺ کا نقشِ قدم ہاں نقش ہے تسخیر کا
ملتے ہیں مشتاق آنکھیں نقشِ پا کو دیکھ کر

ہو گیا ہے دُور دل سے باغِ جنّت کا خیال
خوش ہُوا ایسا مدینے کی فضا کو دیکھ کر

بعدِ مُردن گر مدینے سے فرشتے لے گئے
آنکھ لگ جائے گی جنّت کی فضا کو دیکھ کر

لب پہ جاری ہو گیا حضرت ﷺ کے سُبحَانَ الّذِیْ
بیتِ اقصیٰ میں صفوفِ انبیاؑ کو دیکھ کر

سالکِ راہِ حقیقت کون ہے جُز مصطفیٰ ﷺ
ساتھ ہوں گے خضر بھی اِس رہنما کو دیکھ کر

گُل سے افزوں سُن کے رنگِ احمدِ مختار ﷺ سُرخ
رو کے خوں رکھتے ہیں آنکھیں طالبِ دیدار سُرخ

عید کے دن سے خوشی افزوں ہے جانے کی وہاں
جامۂ احرام رنگوائیں گے ہم زوّار سرخ

دونوں آنکھوں میں لگاؤں جان کر کُحلُ البَصَر
ہاتھ آئے خاکِ پائے پنج تنؑ گر چار سرخ

یاد میں رخسارۂ رنگیں کے پڑھتا ہوں درود
باغ میں گُل کے نظر آتے ہیں جب رخسار سرخ

لُطفؔ گر موزوں ہو اوصافِ لبِ لعلینِ پاک
خونِ دل سے لکھیں گے دیواں میں ہم اشعار سُرخ

بیاں کس مُنہ سے اے ختمِ رُسل ﷺ ہو مرتبہ تیرا
لکھا ہے عرش پر اسمِ مبارک جا بجا تیرا

کرے دعویٰ مدّاحی، حقیقت کیا ہے انساں کی
لکھے جب وصف قرآں میں جنابِ کبریا تیرا

زبانِ پاک گویا اک کلیدِ بابِ بخشش ہے
تکیں گے روزِ محشر مُنہ ہزاروں انبیاؑ تیرا

اگر انساں کی ہو چشمِ بصارت، تب نظر آئے
جلو خانہ ہے اے نورِ خدا ارض و سما تیرا

فرشتے سر سے آتے ہیں جہاں پر دیکھ لیتے ہیں
زیارت گاہِ انساں ہے، نہیں ہے نقشِ پا تیرا

کبھی للہ اس پر بھی نظر ہو جائے شفقت کی
کہ ہے لطفِ جگر خستہ غلامِ بے ریا تیرا

✿ ✿ ✿

اے لطفؔ مست پی کے وہ جامِ شراب ہو
جس سے کہ کیفِ عشقِ رسالتمآب ﷺ ہو

تشبیہ یوں ہے اس قدِ موزوں کی سرو سے
مطلع میں جس طرح کوئی مصرع خراب ہو

جلنا مجھے قبول، غش آنا مجھے قبول
اے رشکِ شمعِ طور ذرا بے نقاب ہو

کیا مال و زر ہے نذر کریں جان مشتری
یوسفؑ ہمارا اُن کو اگر دستیاب ہو

سوزِ فراق نے مرے دل کو جلا دیا
للہ اب تو دیدۂ حیراں پُر آب ہو

جوہر دکھاؤں ابروئے حضرت ﷺ کے عشق کا
روزِ فراق تیغ اگر دستیاب ہو

اے لطفؔ روؤں گر رُخِ رنگیں کی یاد میں
آبِ سرشک غیرتِ عطر و گلاب ہو

✿ ✿ ✿

دیکھے کس طرح سے انساں ترا سایہ یہ محبوب ﷺ
نور اللہ کا تھا تیرا سراپا محبوب ﷺ
تو جو مبعوثِ خلائق میں نہ ہوتا محبوب ﷺ
ہوتی مخلوق بھی لاریب نہ پیدا محبوب ﷺ
رشکِ فردوسِ بریں ہے ترا کوچہ محبوب ﷺ
قدِ موزوں ہے ترا غیرتِ طوبیٰ محبوب ﷺ
گو ہے بے سایہ ترا قامتِ رعنا محبوب ﷺ
ساری مخلوق پہ ہے پر ترا سایہ محبوب ﷺ
انبیا جتنے ہیں، سب حق ہیں، مگر فرق یہ ہے
وہ پیمبر ہیں فقط، تُو ہے خدا کا محبوب ﷺ
چار سُو حضرتِ عزت میں ہو "آمیں" کی صدا
تو اُٹھائے جو کہیں ہاتھ دُعا کا محبوب ﷺ
مرقدِ پاک کی ہو مجھ کو زیارت حاصل
کاش بر آئے مرے دل کی تمنا محبوب ﷺ
لطفؔ طوبیٰ کے تلے بیٹھا ہُوا روتا ہے
یاد کر کے تری دیوار کا سایہ محبوب ﷺ

رکھتے ہیں اب دل میں عشقِ سیّدِ ابرار ﷺ ہم
شاعرو لکھیں نہ کیوں کر نعت کے اشعار ہم

وصفِ دندانِ مبارک میں لکھیں اشعار ہم
موتیوں کا مینہ برسا دیں دمِ گفتار ہم

پڑھتے ہیں بسلکِ دُرِ دندانِ حضرتؐ کی صفت
منہ سے یا موتی اُگلتے ہیں دمِ گفتار ہم

وادیٔ ایمن نہ کیوں بن جائے جلسہ شعر کا
پڑھ رہے ہیں کس کا وصفِ رُوئے پُر انوار ہم

ہجرِ حضرت ﷺ میں نہ پل بھر بھی پلک جھپکی کبھی
طالعِ بیدار کی صُورت رہے بیدار ہم

رحمتہٌ للعالمیں ﷺ کے ہم ہیں عاصی اُمّتی
ہیں ازل سے مستحق رحمتِ غفار ہم

سایۂ طُوبیٰ سے کیسے چین آئے خُلد میں
دیکھ کر آتے ہیں کس کا سایۂ دیوار ہم

آدمی کیسے، فرشتوں سے پڑھائیں گے درود
حشر میں حضرت ﷺ کی پڑھ کر مدحتِ رُخسار ہم

وصف کیا لکھے کوئی اے سرورِ عالم ﷺ ترا
ہر بشر مدّاح ہے آدمؑ سے تا ایں دم ترا

اللہ اللہ نام تیرا کیا عزیزِ خلق ہے
کلمہ اے یُوسفِ مرے، پڑھتا ہے اک عالم ترا

حال کیا ہوتا مرا، نظّارہ گر ہوتا حصُول
مَر گئے جب جیتے جی اوصاف سُن کر ہم ترا

ہے بجا گر بادشاہِ دو جہاں تجھ کو کہیں
تابعِ فرماں نظر آتا ہے کُل عالم ترا

خوب سُوجھا آخرت کی شادمانی کا سبب
عالمِ ہستی سے لے کر جائیں گے ہم غم ترا

گور میں پڑھواؤں گا تجھ پر فرشتوں سے درود
لب پہ میرے نام ہو گا اے نبی ﷺ ہر دم ترا

آرزو ہے یہ، عدم کو جاؤں یُوں ہستی سے مَیں
لب پہ ہو شکرِ خدا اور دل میں ہووے غم ترا

لطفؔ دیکھا خرمنِ عصیاں بہا کر لے گیا
تھا کوئی دریائے رحمت دیدۂ پُرنم ترا

❀ ❀ ❀

داغِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے دل ہے اپنا رشکِ باغ
ہے ہمارا سینہ اب صلِ علیٰ کیا رشکِ باغ

ذاتِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ ہے سر سے تا پا رشکِ باغ
رشکِ طوبیٰ قدِ رعنا، روئے زیبا رشکِ باغ

جلوہ فرما خوش خرامی سے ہوا ہے تو جدھر
ہو گیا ہے اِس زمیں کا کوچہ کوچہ رشکِ باغ

سایۂ طوبیٰ کا یہ سودا زدہ مائل نہیں
یاں مدینے کے ببولوں کا ہے سایہ رشکِ باغ

روندتے ہیں خوں فشاں چھالوں سے جو وحشت زدہ
بن گیا ہے کیا ہی صحرائے مدینہ رشکِ باغ

بن گیا صحرائے عالم تیرے پرتو سے چمن
عارضِ پُرنور کو زیبا ہے کہنا رشکِ باغ

گُل یہاں تک کھائے ہیں ہجرِ نبی ﷺ میں ہم نے لطف
ہے سراپا جسم اپنا سر سے تا پا رشکِ باغ

❀ ❀ ❀

سنتا نہیں ہوں میں بجز افسانۂ رسول ﷺ
دیوانۂ رسول ﷺ ہوں دیوانۂ رسول ﷺ

اصحابؓ کا جو دوست ہے حضرت ﷺ کا دوست ہے
بیگانۂ صحابہؓ ہے بیگانۂ رسول ﷺ

رونق فزا ہے آپ کا ہر دم خیالِ پاک
دل کو میں جانتا ہوں جلو خانۂ رسول ﷺ

ہر اُمتی سے وعدۂ حضرت ﷺ ہے خلد کا
کس مُنہ سے ہم ادا کریں شکرانۂ رسول ﷺ

جس نے پیا ہے جامِ مئے عشقِ احمدی ﷺ
اِس خُم کدہ میں ہے وہی مستانۂ رسول ﷺ

اب لطف بات تب ہے کہ میدانِ حشر میں
خالق کہے کہ لطف ہے دیوانۂ رسول ﷺ

پڑے گا شور اک صلِّ علیٰ کا حور و غلماں میں
پڑھوں گا نعت کے اشعار جس دن باغِ رضواں میں

سبب بخشش کا ہو گا اپنا وصفِ قامتِ احمد ﷺ
بعینہٖ آیتِ رحمت ہے جو مصرع ہے دیواں میں

مسخر کر لیا عالم کو نامِ پاکِ احمد ﷺ نے
خدا تھا اسمِ اعظم کیا یہی مہرِ سلیماںؑ میں

الٰہی باغِ جنت سے مجھے معذور ہی رکھنا
کہ میرا لگ گیا ہے دل مدینے کے بیاباں میں

سرِ مو فرق جو سمجھے، وہی ہے کافرِ ناری
محبت ہی سے تیرے نورِ ایماں ہے مسلماں میں

نہیں یا احمدِ مرسل ﷺ کوئی مشکل کشا تم سا
بچایا نوحؑ کو طوفاں میں اور یوسفؑ کو زنداں میں

تصور ہے عجیب ہی لطف میں ہے لطف اِن روزوں
کہ ہے وصلِ نبی ﷺ حاصل اسے شب ہائے ہجراں میں

ہم کو حاصل ہے مدینہ میں فضائے جنت
شیخ و زاہد کو مبارک ہو ہوائے جنت

احمدِ پاک ﷺ کے کوچے سے اگر دوں تشبیہ
مثلِ گل جامہ میں پھولے نہ سمائے جنت

آرزو ہے مجھے حضرت ﷺ کی قدم بوسی کی
جان کھوتا ہوں جو دن رات برائے جنت

امتی شافعِ محشرؐ کا ہوں، کچھ دور نہیں
حشر گہ میں مجھے لے جانے کو آئے جنت

گر مدینے کے مکانوں کی بلندی دیکھے
یہ بجا ہے کہ سر اوپر نہ اٹھائے جنت

دیکھ لے کوچۂ حضرت ﷺ کو جو زاہد تو کہے
مفت ضائع ہوئی اوقات برائے جنت

گر اُسے آپ کی اُتری ہوئی پوشاک ملے
چاک رضواں کرے سو جا سے قبائے جنت

احمدِ پاک ﷺ کے کوچے سے نہ ہو گی بہتر
واعظو مجھ کو سناؤ نہ ثنائے جنت

لطفِ صحرائے مدینہ میں نہ ہوتے گر دفن
گور میں آتی نہ ہر سو سے ہوائے جنت

❁ ❁ ❁

اے فلک لے چل مدینے کو خدا کے واسطے
دل تڑپتا ہے حبیبِ کبریا ﷺ کے واسطے

لائے یہ بندہ کہاں سے حق تعالیٰ کی زباں
احمدِ مرسل ﷺ تری حمد و ثنا کے واسطے

باغ میں جا کر پڑھا جب رُوئے احمد ﷺ پر درود
کِھل گئے غنچوں کے مُنہ صَلِّ عَلٰی کے واسطے

لے چلے ہم اِس جہاں سے داغِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ
اور اب کیا چاہیے روزِ جزا کے واسطے

اُڑ گیا حضرت ﷺ کا سایہ چرخ پر بن کر ہُما
کیوں نہ ہوں مشتاق سب ظلِّ ہُما کے واسطے

بارگاہِ احمدِ مرسل ﷺ ہے وہ دارُ الشفا
آئیں گے عیسیٰؑ جہاں اپنی دوا کے واسطے

ظلمتِ شب پر ہُوا ہے روزِ روشن کا گماں
روئے ہیں جس رات اس بدرُ الدّجیٰ ﷺ کے واسطے

سُن لیا ہے جب سے تم کو رحمتٌ للعالمین
کس قدر بیباک ہیں عاصی خطا کے واسطے

اے خدیوِ دو جہاں وہ ہے ترا ایوانِ عدل
ایک رُتبہ ہے یہاں شاہ و گدا کے واسطے

❁ ❁ ❁

ہمارا ہی وہ گھر ہے، نام جس کا قصرِ جنّت ہے
محمد ﷺ سا پیمبر شافعِ روزِ قیامت ہے

شہِ دارین ہے، کون و مکاں کی اُس سے زینت ہے
حبیبِ کبریا ﷺ ہے، باعثِ ایجادِ خلقت ہے

کسے خواہش ہے جنّت کی، کسی دوزخ کی دہشت ہے
ترا شوقِ زیارت، تجھ سے اُمیدِ شفاعت ہے

نہیں بے وجہ دوشِ پاک پر مہرِ نبوت ہے
یہ مضموں ہے کہ پیغمبر ﷺ ہے اور ختمِ رسالت ہے

محمد ﷺ کے درِ دولت کی دربانی کی رغبت ہے
اسی منصب کا خواہاں ہوں، اسی دولت کی حاجت ہے

رسولِ پاک ﷺ کے صدقے سے حاصل اب یہ عزّت ہے
خدائی مجھ کو کہتی ہے کہ یہ مدّاحِ حضرت ﷺ ہے

خدا مدّاح خود ہے، آپ ﷺ تو ممدوحِ ایزد ہیں
بشر میں مدح خوانی کی تری کب تاب و طاقت ہے

اگر ہیں وَالضُّحیٰ عارض تو ہیں وَاللّیل وہ گیسو
زیارت آپ ﷺ کی صورت کی، قرآں کی تلاوت ہے

تصوّر کی مدد سے میں عرب کی سیر کرتا ہوں
عزیزو! ہند میں یہ ظاہری میری سکونت ہے

گنہگارانِ اُمّت کو ترے دوزخ سے کیا ڈر ہے
کہ تو ہے رحمتِ عالم، تجھے اذنِ شفاعت ہے

مرا کیا منہ تھا جو مدحت میں لکھتا ایسے حضرت ﷺ کے
خدا کی لطف قدرت ہے، محمد ﷺ کی عنایت ہے

وہ جسمِ پاک کیا ہے، آئنہ ہے حق نمائی کا
خدا والوں نے دیکھا جس میں اک جلوہ خدائی کا

مرے طالع کا اختر آسماں پر جلوہ فرما ہے
درِ دولت سرا پر ہے ارادہ جبہہ سائی کا

مجھے ہے جستجو اُس رہبرِ راہِ ہدایت کی
خضر کو فخر ہے جس رہنما کی رہنمائی کا

بجا ہے گر مجھے ہو شاعروں میں زعمِ یکتائی
کہ میں مدحت سرا ہوں اس مدیحِ کبریائی کا

بہارِ خلد شبنم کی طرح مجھ کو رُلائے گی
قلق ہو گا پسِ مُردن مدینے کی جدائی کا

مری مشکل کی آسانی بھی آسانی سے ہو جائے
خدائی میں ہے شہرہ آپ ﷺ کی مُشکل کشائی کا

جو سائل ہے شہنشاہِ دو عالم ﷺ آپ کے در کا
وہی کچھ جانتا ہے مرتبہ شاہی گدائی کا

تجھے اے بختِ واژوں دیکھنا سیدھا بناؤں گا
درِ دولت پہ پایا بار جس دم جبہہ سائی کا

خدا شاہد ہے وہ بیشک ہے ساری خدائی میں
اسی کی شان کے شایاں لقب ہے مصطفائی کا

یاد ہے جس کی کیا کرتے تھے آدمؑ غم غلط
لطفؔ مدحت اُس کی لکھ کر کرتے ہیں ہم غم غلط

جب کسی صورت نہیں ہوتا ہے ہمدم غم غلط
نعت کے اشعار پڑھ کر کرتے ہیں ہم غم غلط

ہوتے ہیں نامِ محمد ﷺ سُن کے کیسے شاد شاد
کرتا ہے نامِ خدا یہ اسمِ اعظم غم غلط

واعظو ہولِ قیامت سے دھڑکتا ہے جو دل
کرتی ہے یادِ شفیعِ حشر ﷺ اُس دم غم غلط

رُوئے روشن سے ذرا برقع اُٹھائے ایک دن
کر دے اک عالم کا اے مہرِ دو عالم ﷺ غم غلط

نام ان کا کام آیا ان دنوں ورنہ کبھی
حشر تک ہوتا نہ اے حوّا و آدمؑ غم غلط

ساقیٔ کوثر ﷺ کا ہو نامِ مبارک بر زباں
تشنگیٔ نزع کا ہو نزع کے دم غم غلط

اب عرب میں اے شہنشاہِ عرب ﷺ مجھ کو بُلا
تیری دُوری کا نہیں ہوتا کسی دم غم غلط

✿ ✿ ✿

میں چاہتا ہوں اس شہرِ عالی مقام کو
الفت ہے جس بشر کی خدائے انام کو

ایمان سمجھے حبِّ رسولِ انام ﷺ کو
شک جس کو ہو، وہ دیکھ لے حق کے کلام کو

دکھلا دو رُوئے غیرتِ ماہِ تمام کو
مولا ﷺ یہ آرزو ہے تمہارے غلام کو

دیکھیں جمال رشک دہِ شمعِ طور کا
یہ لَو لگی ہوئی ہے ہر اک خاص و عام کو

اے رشکِ مہر رشک سے گھٹ کر بنے ہلال
تکوا دکھائیں آپ جو ماہِ تمام کو

طوفِ حرم میں ابروئے حضرتؐ ہوئے جو یاد
رو رو دیا ہوں دیکھ کے بیتُ الحرام کو

افسوس تیرے در تلک آنے نہ پائے لطفؔ
اور حکمِ عام دید کا ہو خاص و عام کو

✿ ✿ ✿

ہے چشمِ تصوّر میں جو اب رُوئے محمد ﷺ
دل قبلہ نما، کعبہ ہے ابرُوئے محمد ﷺ

ہے شوق فزائے دل و جاں رُوئے محمد ﷺ
رُوئے دل و جاں کیوں نہ رہے سُوئے محمد ﷺ

ہوں بُلبلِ شیدائے گُلِ رُوئے محمد ﷺ
ہوں قمریٔ سروِ قدِ دل جُوئے محمد ﷺ

شقُّ القمر انگشت کا ادنیٰ ہے اشارہ
اے صَلِّ عَلٰی قُوّتِ بازُوئے محمد ﷺ

سر کُنگرۂ عرشِ تصوّر سے بنا ہے
دل ہے حرم اور سینہ مرا کُوئے محمد ﷺ

واللہ میں اکسیر سے زِنہار نہ بدلوں
ہاتھ آئے اگر خاکِ سرِ کُوئے محمد ﷺ

سجدے صفِ عُشّاق کو واجب ہیں اسی سمت
محرابِ عبادت ہیں یہ ابرُوئے محمد ﷺ

اک جوہرِ آئینہ سویدا نظر آیا
جب دل میں ہُوا جلوہ نما رُوئے محمد ﷺ

زیبا ہے اسے دعویٔ شاگردیٔ معبود
جو عبد ہے اے لطفؔ ثنا گوئے محمد ﷺ۔

❁ ❁ ❁

ہے عشق دل کو اُس شہِ خیرُالوریٰ ﷺ کے ساتھ
لیتا ہے جس کا نام خدا بھی ثنا کے ساتھ

ہے اُنس یُوں تو مجھ کو سبھی انبیاؑ کے ساتھ
پر دل کو عشق ہے تو حبیبِ خدا ﷺ کے ساتھ

مرقد ملے گا ہند میں گر مجھ غریب کو
طیبہ کو خاک جائے گی اُڑ کر ہوا کے ساتھ

اُس دم عدم کو روح روانہ ہو یا نبی ﷺ
آنکھیں رگڑتے ہوں ترے ہم نقشِ پا کے ساتھ

طیبہ کی وہ زمیں ہے، ہُوئے ہیں وہاں جو دفن
اٹھیں گے روزِ حشر رسولِ خدا ﷺ کے ساتھ

نعتِ رسول ﷺ میں کوئی دیوان لکھو لطفؔ
تا خلق یاد کرتی رہے مرحبا کے ساتھ

❁ ❁ ❁

عشق میں لطفؔ جو تُو اس سے نہ کمتر ہوتا
تیرا مرقد بھی شہیدیؒ کے برابر ہوتا

نورِ احمد ﷺ نہ اگر پردے کے اندر ہوتا
کوئی بے خود، کوئی حیراں، کوئی ششدر ہوتا

وصفِ دندانِ مبارک کا رقم گر ہوتا
نقطہ نقطہ مرے ہر شعر کا گوہر ہوتا

راستہ خُلد کا ملتا نہ گنہگاروں کو
بخدا تم سا پیمبر ﷺ جو نہ رہبر ہوتا

دیکھتا رُوئے مصفّا جو مرے حضرت ﷺ کا
صورتِ آئنہ حیران سکندر ہوتا

کفش برداریِ حضرتؐ کا جو منصب ملتا
دوسرا مجھ سا نہ دارین میں افسر ہوتا

شوقِ پابوسِ نبیؐ خلد میں پہنچائے گا
ایسے رستے کا یہی خضرؔ ہے رہبر ہوتا

چُومتے چاٹتے آنکھوں سے لگاتے اس کو
گر میسر درِ محبوب ﷺ کا پتھر ہوتا

لطفِ الطافِ خدا ہوتا ہے جس شاعر پر
بخدا ہے وہی مدّاحِ پیمبر ﷺ ہوتا

❀ ❀ ❀

جی سے پیارا ہے مجھے اَے کاتبِ تقدیر عشق
میری پیشانی پہ لکھ حضرت ﷺ کا بے تاخیر عشق

عشق احمد ﷺ کا حقیقت میں خدا کا عشق ہے
ایک ہی دونوں کا ہے اے دل بَہَر تقدیر عشق

جان و دل قرباں کرو کوئے شہِ دارین ﷺ میں
خُلد کے ملنے کی بتلاتا ہے یہ تدبیر عشق

ہو گیا عاشق کے حق میں کیمیا صَلِّ علیٰ
یا نبی ﷺ ہے آپ کا نام خدا اکسیر عشق

رحمتہؐ للعالمیں ﷺ عاشق پہ فرمائیں گے رحم
ہووے گا مرہونِ خُلقِ حُسنِ عالمگیر عشق

گیسُوئے احمد ﷺ کا سودا سلسلہ جُنبان ہے
ڈال دے گی اب ہمارے پاؤں میں زنجیر عشق

❀ ❀ ❀

اُٹھو تعظیم کو سب، وقتِ میلادِ پیمبر ﷺ ہے
یہاں تشریف فرما اب شفیعِ روزِ محشر ﷺ ہے

تصوُّر میں جو ہر دم قدِّ بالائے پیمبر ﷺ ہے
درازی روزِ محشر کی نظر میں پَل سے کمتر ہے

ہمیں خُلدِ بریں بجد و کد واعظ میسّر ہے
کہ اس کا مالک و مولا ہمارا ہی پیمبر ﷺ ہے

عَبَث اے عاصیو اندیشۂ خورشیدِ محشر ہے
حبیبِ کبریا ﷺ کا سایۂ الطاف سر پر ہے

میں ان کے آستانے سے نہ سرکاؤں گا سر ہرگز
مرے قالب میں جب تک روح ہے اور دوش پر سر ہے

ترے ظِلِّ حمایت سے تعلق جن کو رہتا ہے
وہ یہ کہتے ہیں کیا محشر ہے، کیا خورشیدِ محشر ہے

نکیرین آ کے تُربت میں مری یہ کہہ کے پھر جائیں
نہ پوچھو اس سے کچھ، یہ مخلص مدّاحِ پیمبر ﷺ ہے

نبی ﷺ کی مدح کے قابل نہ تھی میری زباں ہرگز
مگر اے لطفؔ یہ لطفِ خدا، لطفِ پیمبر ﷺ ہے

❁ ❁ ❁

کوئی نہیں تمہارا ہمسر مرے پیمبر ﷺ
لاریب تم ہو سب سے برتر مرے پیمبر ﷺ

اب تو بُلا لو اپنے در پر مرے پیمبر ﷺ
کب تک پھرا کروں میں در در مرے پیمبر ﷺ

وردِ زباں یہی ہے اکثر مرے پیمبر ﷺ
قرباں ہوں جان و دل سے تم پر مرے پیمبر ﷺ

مُلکِ عرب میں حضرت ﷺ ہندوستاں میں بندہ
چین آئے میرے دل کو کیوں کر مرے پیمبر ﷺ

ابرِ کرم کو اپنے فرمایئے اشارہ
دھو ڈالے سب گُنہ کے دفتر مرے پیمبر ﷺ

پُرنم جو آنکھیں شوقِ دیدارِ پاک میں ہیں
کوثر سے ہیں فزوں تر بہتر مرے پیمبر ﷺ

ہر دم یہ آرزو ہے، ہر دم یہ التجا ہے
بھولوں نہ یاد تیری دم بھر مرے پیمبر ﷺ

دشوار تھا پہنچنا جنت میں، تھا نہ آساں
اے لُطفؔ گر نہ ہوتے رہبر مرے پیمبر ﷺ

❁ ❁ ❁

احمدِ پاک ﷺ کے کوچے سے ہے الفت ہم کو
ہے یقین مرتے ہی ہاتھ آئے گی جنّت ہم کو

نظر آتی نہیں اب زیست کی مُہلت ہم کو
کسی صُورت سے دکھا جائے وہ صُورت ہم کو

سونے دیتی نہیں افسوس یہ حسرت ہم کو
خواب میں بھی نہ ہوئی آپؐ کی رویت ہم کو

باغِ جنت میں نہ زنہار قدم رکھیں گے
جب تلک ساتھ نہ لے لیں گے وہ حضرت ﷺ ہم کو

بھُول کر بھی کبھی خالق سے نہ جنّت مانگیں
گر میسّر ہو مدینے کی سکونت ہم کو

تیرے ہی صدقے سے افضل ہیں ہر اک اُمّت پر
تیرے باعث ہے فرشتوں پہ فضیلت ہم کو

دشتِ طیبہ سے فرشتے نہ ہمیں لے جائیں
سیرِ جنّت سے فزوں ہووے گی وحشت ہم کو

شام سے صبح تلک تارے جو ہم گنتے ہیں
یاد آتی ہے کوئی چاند سی صورت ہم کو

بخدا لطفؔ عجب لطف ہو گر جنّت میں
کفش برداریٔ حضرت ﷺ کی ہو خدمت ہم کو

کرے جو لُطف وہ الطاف ایزدِ غفّار
لکھوں مدینے کی مدحت میں لطف کچھ اشعار
خدا کا لطف و کرم ہے ازل سے مجھ پر لطفؔ
خدا نے بخشی ہے مجھ کو یہ دولتِ بیدار
پسند میری فصاحت ہوئی جو روزِ الست
عطا ہوئی ہے صلہ میں یہ خدمتِ سرکار ﷺ
فضائے دشتِ مدینہ ہُوئی ہے مدِّ نظر
کھٹک رہا ہے اب آنکھوں میں خُلد کا گلزار
بہارِ روضۂ اطہر اگر نظر آ جائے
یقیں ہے خلد میں پھر کر نہ جائیں پھر زنہار
سُنیں زبانِ ملائک سے گر دُرود شریف
دُرود پڑھتے رہیں صبح و شام، لیل و نہار
عجب نہیں ہے جو فردوسیوں کو غش آ جائے
رسولِ پاک ﷺ کے روضہ کے دیکھ کر انوار
صفت مدینے کی حدِّ بشر سے باہر ہے
ہر اک ذہین کا ذہنِ رسا ہے یاں بے کار
شفا مدینہ کی یہ خاکِ پاک میں ہے لُطفؔ
کہ چنگے ہوتے ہیں عیسیٰؑ کے عہد کے بیمار

اگر کچھ وصف لکھوں قدِّ رعنائے پیمبر ﷺ کا
قلم کو سر بلندی میں ملے رُتبہ صنوبر کا
نہ مجھ کو فکرِ دنیا ہے نہ اندیشہ ہے محشر کا
وسیلہ ہے دو عالم کے لیے کافی پیمبر ﷺ کا
ہوا ہے عشق دل کو خالِ رُخسارِ پیمبر ﷺ کا
ستارہ اوج پر ہے اِن دنوں اپنے مقدّر کا
ہزاروں نور کے شعلے نکل کر اڑ گئے مُنہ سے
لیا ہے نام جب اس آفتابِ ذرّہ پرور کا
دُرِ دندانِ محبوبِ خدا ﷺ کا وصف گر لکھوں
تو اک اک نقطہ میں ہر شعر کے عالم ہو گوہر کا
مَلوں اے شوقِ دل کیا کیا نہ آنکھیں اُس کے قدموں سے
کوئی زائر جو مل جائے رسولِ پاک ﷺ کے در کا
نبی ﷺ کی زلف و عارض کا مجھے دھوون ملے یا رب
نہیں خواہاں ہے دل میرا گلاب و عطر و عنبر کا
یہاں تک سر کو رگڑوں، گر خدا پہنچائے اس در تک
کہ ہو سر میں نشاں پتھر کا اور پتھر میں ہو سر کا
مدینہ تک نسیمِ صبح گر پہنچے تو یہ کہنا
بلا لو لطفؔ کو پاس اپنے صدقہ آلِ اطہر (علیہم السلام) کا

✿ ✿ ✿

محبوبِ خدا ہے، وہ رسولوں کا نبی ﷺ ہے
دعوئ غلامی بھی وہاں بے ادبی ہے

خالق نے کیا جس کے لیے خلق کو پیدا
وہ باعثِ ایجادِ جہاں اپنا نبی ﷺ ہے

مژدہ نہ سنا یہ کسی زائر کی زباں سے
"جا حاضرِ دربار ہو، تیری طلبی ہے"

روشن کیا کونین کو ہے عکس سے اپنے
ادنیٰ سا یہ وصفِ درِ دندانِ نبی ﷺ ہے

میں نعتِ نبی ﷺ لکھتا ہوں تائیدِ خدا سے
ظاہر میں تو ظاہر ہے، مرا ذہن غبی ہے

بیجا نہیں جو فخر کروں میں، وہ بجا ہے
میرا وہ نبی ﷺ ہے جو رسولوں کا نبی ﷺ ہے

دم بھرتا ہے حضرت ﷺ کا جہاں شرق سے تا غرب
ایک ایک مسخّر عجمی و عربی ہے

تب لطف ہے، محشر میں فرشتوں کو یہ ہو حکم
تعظیم کرو لطفؔ کی، مدّاحِ نبی ﷺ ہے

✿ ✿ ✿

ہے وہ لاثانی و بےمثل پیمبر ﷺ اپنا
ایسا یکتا ہے کہ رکھتا نہیں ہمسر اپنا

کاش وہ روز بھی دکھلائے مقدّر اپنا
لطفؔ سنگِ درِ محبوب ﷺ ہو اور سر اپنا

یا نبی ﷺ اب تو دکھا دو رُخِ انور اپنا
غیر ہے، غیر ہے حالِ دلِ مضطر اپنا

نہ ہوئی عالمِ رویا میں بھی رویت اب تک
جانے کس نیند میں سوتا ہے مقدّر اپنا

ہاں عرب میں کہیں اے شاہِ عرب ﷺ بلوانا
ہند میں اب تو گزارا نہیں دم بھر اپنا

پتلیاں آنکھوں کی وہ نور کی پتلی بن جائیں
آپ دکھائیں جو خالِ رُخِ انور اپنا

عمر بھر کوچۂ حضرت ﷺ کی لکھی ہے تعریف
بسترا ہووے گا جنّت میں مقرر اپنا

واعظو روزِ قیامت سے خطر کیوں ہو ہمیں
جب نبی ﷺ آپ سا ہو شافعِ محشر اپنا

احمدِ پاک ﷺ کے کچھ وصف بیان کر حافظ
آخری وقت ہے، ہو خاتمہ بہتر اپنا

منزلِ گور کی ظلمت سے خطر کس کو ہے
وہ دکھا دیں گے ہمیں روئے منوّر اپنا

نظر نہ آیا ابوجہل کو نبی ﷺ کا فیض
ہزاروں معجزے بھی دیکھے، دیکھے صدہا فیض

جہاں میں جاری ہے اِس درجہ پہ نبی ﷺ کا فیض
بجا ہے کہیے اگر آپ ﷺ کو سراپا فیض

ہر ایک سمت کو دنیا میں دیں کیا روشن
یہ ایک ادنیٰ ہے اس فخرِ انبیا ﷺ کا فیض

ہوئی ہے نُور سے حضرت ﷺ کے رفعِ ظلمتِ کفر
چُھپا نہیں ہے، یہ ہے خلق پر ہویدا فیض

فرشتے رہتے ہیں ستّر ہزار واں ہر دم
مزارِ پاکِ نبی ﷺ کا یہ دیکھو ادنیٰ فیض

شفیعِ حشر کے لکھتا ہے نعت میں دیوان
یہ کام آئے گا محشر کے روز اپنا فیض

زمانہ ہے ترا اے لُطفؔ اِن دنوں مدّاح
یہ تو نے مدحتِ خیرُ الورا ﷺ کا دیکھا فیض

ہے سر میں ازل سے سرِ سودائے محمد ﷺ
ہے دل میں خیالِ رُخِ زیبائے محمد ﷺ

حیواں ہے جو انساں نہیں شیدائے محمد ﷺ
بے عقل ہے جس کو نہیں سودائے محمد ﷺ

بیعت کا کرے حضرت مُوسیٰؑ سے اشارہ
دیکھے یدِ بیضا جو کفِ پائے محمد ﷺ

سایہ جو نہیں جسمِ مُطہّر کا، یہ ہے وجہ
اک نورِ مجسّم ہے سراپائے محمد ﷺ

آسیبِ قیامت سے بَلا میری ڈرے گی
میں دل سے ہوں محوِ قدِ رعنائے محمد ﷺ

جاتی ہے اُدھر عالمِ بالا سے مری آہ
جس دن سے ہے عاشق قدِ بالائے محمد ﷺ

رو رو کے یہی کہتا ہوں اللہ سے دن بھر
رویا ہی میں دیکھوں رُخِ زیبائے محمد ﷺ

ہوں میں بلبل باغِ وصفِ احمدِ مختار ﷺ کا
سو زباں رکھتا ہے ہر پتا مرے گلزار کا

عشق ہے جس کو جنابِ سیّدِ ابرار ﷺ کا
لطف حاصل ہو گا اس کو لطفؔ کے اشعار کا

دفترِ کونین سے ہو گا وہ رتبے میں فزوں
کُل نہ ہو گر جزُ بھی نعتِ احمدِ مختار ﷺ کا

اک جہاں جس بادشاہِ دو جہاں ﷺ کا ہے غلام
مجھ کو بھی کر دے گدا یا رب اُسی سرکار کا

عاصیوں کو کیوں نہ آمرزش کی ہو تجھ سے اُمید
جانتے ہیں سب تجھے محبوب ہی غفار کا

ہم گنہگاروں کی بخشش کا کوئی ساماں نہ تھا
گر نہ ہاتھ آتا وسیلہ احمدِ مختار ﷺ کا

باغِ جنت لیں گے خالق سے صلہ میں روزِ حشر
ہم سُنا کر وصف کوئے احمدِ مختار ﷺ کا

دھوپ سے خورشیدِ محشر کے نہیں اندوہِ غم
ہوں میں خو کردہ نبی ﷺ کے سایۂ دیوار کا

آنکھیں رگڑوں گا نبی ﷺ کے پاؤں پر روزِ جزا
کس زباں سے میں کہوں، ہے حوصلہ دیدار کا

جل کر اِس آگ میں دل مضطر کباب ہو
یا رب حصول عشقِ رسالتمآب ﷺ ہو

جس روز عاصیوں کا حساب و کتاب ہو
پائے نبی ﷺ کی ہاتھ میں میرے رکاب ہو

گر دل شہیدِ عشقِ رسالت مآب ﷺ ہو
آئے سوال کو جو ملک، لا جواب ہو

محبوب ہو خدا کے، رسالت مآب ﷺ ہو
خالق کی بارگہ میں تمھیں باریاب ہو

بے شُبہ تم ہی شافعِ یومُ الحساب ہو
لاریب سب رسولوں میں تم لاجواب ہو

اے دل جسے خطابِ رسالت مآب ﷺ ہو
نازل پھر اس پہ کیوں نہ خدا کی کتاب ہو

اے لطفؔ فنِّ شعر میں تم لا جواب ہو
مضموں لکھو وہ نعت میں، جو انتخاب ہو

❁ ❁ ❁

ہم اور عشقِ حبیب ﷺ خدا حافظ
بشر کی جس کو یہ حوصلہ خدا حافظ

رسولِ پاک ﷺ پہ دل آ گیا خدا حافظ
رقیبِ لطف تو کس کا ہُوا' خدا حافظ

غنی ہوں دل سے' نہیں کچھ غمِ تہی دستی
مرا رسول ﷺ ہے حامی' مرا خُدا حافظ

خدا دکھائے وہ دن' جاؤں پھر مدینے کو
اُسی طرح سے کہیں اقربا "خدا حافظ"

ہوائے شوق سے پہنچوں گا اُڑ کے طیبہ میں
مرے غبار کا ہے اے صبا خدا حافظ

ذرا جب آپ کے ابرو کا دل سے دھیان ہٹا
پُکاری بس وہیں تیغِ قضا خدا حافظ

چلا مدینے کو جب میں' ملائکہ نے کہا
ہزاروں آفریں اے مرحبا' خدا حافظ

❁ ❁ ❁

تیرا جو شیفتۂ گیسو و رُخسار نہیں
ایسا دنیا میں کوئی • کافر و دیندار نہیں

احمدِ پاک ﷺ کی آنکھوں کا جو بیمار نہیں
عین بیمار ہے وہ جس کو یہ آزار نہیں

وہ تو سالک ہے نہ مجذوب ہے' دیوانہ ہے
نشۂ عشقِ محمد ﷺ میں جو سرشار نہیں

وصفِ جنّت کبھی بھولے سے نہ کرتا واعظ
ابھی طیبہ کی فضا سے تو خبردار نہیں

شعر خالی نہیں وصفِ قدِ موزوں سے کوئی
میرے دیوان میں مصرع کوئی بیکار نہیں

عاصیو کون سی بخشش کی بھلا تھی صورت
بخشواتے جو تمہیں احمدِ مختار ﷺ نہیں

بھروسا ہے شفاعت پر ہمارا
وِلا ہے قصرِ جنّت گھر ہمارا

اگر حضرت ﷺ کی اُمّت میں نہ ہوتے
نہ ہوتا خاتمہ بہتر ہمارا

ہماری ہوگی بخشش سب کے پہلے
نبی ﷺ ہے شافعِ محشر ہمارا

ہر اک اُمّت کرے گی یہ تمنّا
اُنھی کے ساتھ ہو محشر ہمارا

کیا بندہ حبیب ﷺ اپنے کا ہم کو
خدا ہے مہرباں ہم پر ہمارا

ہَوائے شوق سے اُڑ جائے یا رب
مدینے کو تنِ لاغر ہمارا

ہمارے واسطے ہے آبِ کوثر
نبی ﷺ ہے مالکِ کوثر ہمارا

خدا وہ دن دکھائے اب تو اے لطفؔ
نبی ﷺ کا آستاں ہو، سر ہمارا

بدولت تیرے پائی دولتِ ایمان اُمّت نے
تونگر مفلسوں کو کر دیا تیری سخاوت نے

خدا نے نورِ ایماں سے مُنوّر کر دیا اس کو
نگاہِ مہر سے دیکھا جدھر ماہِ نبوّت نے

تری خاکِ قدم نے عرشِ اعظم کو صفا بخشی
ترے مَقدم سے پائی زیب و زینت قصرِ جنت نے

خدا کو تیرے ہی باعث خدا والوں نے پہچانا
وگرنہ پیش ازیں خالق کو کب دیکھا تھا خلقت نے

بچے آتش سے دوزخ کی، ہُوئے فردوس کے لائق
یہ دو احساں کیے حضرت ﷺ کی اک ادنیٰ شفاعت نے

خدا سے ایک دم میں اپنی اُمّت بخشوا لیں گے
شفاعت کو ہلائے جب لبِ جاں بخش حضرت ﷺ نے

❁ ❁ ❁

کوئی پیغمبرؑ نہ ہو گا عاصیو جس دم شفیع
ہوں گے ہر اُمّت کے اُس دم سرورِ عالم ﷺ شفیع

کیوں نہ روزِ حشر کے دھڑکوں سے ہوں بے خوف ہم
کہتے ہیں تم سے شفیع المذنبیں ﷺ کو ہم شفیع

حشر تک ہوتی نہ استغفار سے توبہ قبول
گر محمد مصطفیٰ ﷺ ہوتے نہ اے آدمؑ شفیع

ہم وہ مجرم تھے کہ ہوتے موردِ قہرِ خدا
گر محمد ﷺ سا نہ ہوتا رحمتِ عالم شفیع

لطفؔ گُلِ اشکِ ندامت کا کھِلے گا روزِ حشر
آتشِ دوزخ کا ہے یہ دیدۂ پُرنم شفیع

❁ ❁ ❁

سرورِ عالم ﷺ کا جس کو عشق حاصل ہو گیا
جیتے جی گلزارِ جنت میں وہ داخل ہو گیا

رائگاں جائے گی اے دل سب خدا کی بندگی
گر نبی ﷺ کی یاد سے اک دم بھی غافل ہو گیا

سُن لیا نامِ محمد ﷺ جب کسی سے ہم نشیں
شوق میں صَلِّ عَلٰی پڑھنا بھی مشکل ہو گیا

پھونک ہی دیتا جہنّم عاصیوں کو یا نبی ﷺ
بیچ میں دریائے رحمت تیرا حائل ہو گیا

دیکھتا ہوں روضۂ اقدس کو، ہوں ہر چند دور
دُوربیں چشمِ تصوّر سے مرا دل ہو گیا

فی الحقیقت بس وہی بندہ خدا کا دوست ہے
یا محمد مصطفیٰ ﷺ جو تم پہ مائل ہو گیا

اس قدر رُویا میں ابروئے محمد ﷺ کر کے یاد
دیکھنا محرابِ کعبہ سخت مشکل ہو گیا

لطفؔ نعتِ سیدِ اُمّی لقب ﷺ کے فیض سے
یک بیک بے مشق کیا استادِ کامل ہو گیا

❁ ❁ ❁

ایسے بے مثل کی لکھے کوئی کیونکر تعریف
میرے ادراک سے بھی جس کی ہو باہر تعریف

حق تو یہ ہے کہ جو بہتر سے ہے بہتر تعریف
میرے مولیٰ ﷺ کی وہ کمتر سے ہے کمتر تعریف

خالقِ ارض و سما آپ ہو جس کا مدّاح
ایسے ممدوح کی ہو عبد سے کیونکر تعریف

اک جہاں نامِ خدا پڑھتا ہے کلمہ تیرا
چشمِ بد دُور، تری ہوتی ہے گھر گھر تعریف

درِ فردوس پہ رضواں ہمیں جب روکے گا
ہم چلے جائیں گے حضرت ﷺ کی سُنا کر تعریف

ہوتے ہیں واں بسر و چشم ملائک حاضر
احمدِ پاک ﷺ کی ہوتی ہے جہاں پر تعریف

دیکھنا راضی ہی کر لوں گا خُدا کو اے لُطفؔ
حشر کے روز محمد ﷺ کی سُنا کر تعریف

❁ ❁ ❁

خاک ہو جاؤں گا گر عشقِ شہِ لولاک ﷺ میں
بُوئے کافورِ جناں آئے گی میری خاک میں

سُنبل و ریحانِ جنّت میں نہیں اے غافلو
جیسی خوشبو ہے مدینے کے خس و خاشاک میں

آبِ کوثر سے جو قدسی غسل دیں تو کیا عجب
جَل مَرا ہوں آتشِ عشقِ رسولِ پاک ﷺ میں

جلوہ فرما ہے رُخِ پُرنورِ حضرت ﷺ کا خیال
یا تجلّی طور کی ہے اس دلِ صد چاک میں

اس زمیں کا عرشِ اعلیٰ سے ہے اعلیٰ مرتبہ
ہے ولادت مصطفیٰ ﷺ کی جس زمینِ پاک میں

جیتے جی پہنچا نہ گلزارِ مدینہ تک اگر
اور مَر کر رہ گیا اس ہندِ وحشت ناک میں

دیکھنا جس دم کیا بندے کو اس مولا ﷺ نے یاد
اے فلک لاشہ ملائک لے اڑیں گے ڈاک میں

حق تو یہ ہے، مرتے ہی زندوں میں مل جاؤں رِلا
دم نکل جائے جو عشقِ صاحبِ لولاک ﷺ میں

لطفؔ دل میں رکھ سدا مُوئے مبارک کا خیال
ایسا جوہر چاہئے آئینۂ ادراک میں

❁ ❁ ❁

مرتے دم عشق نغمہ مرا افشا ہو گا
دم بدم نام نبی ﷺ منہ سے نکلتا ہو گا

گر مدینے کے سوا مجھ کو کہیں دفنایا
دیکھ لیجو نہ مرا گور میں لاشا ہو گا

احمدِ پاک ﷺ کی باتوں میں جو شیرینی ہے
بخدا قند بھی اتنا تو نہ میٹھا ہو گا

سر کے بل کعبہ سے جائیں گے مدینے کی طرف
بختِ واژوں جو ہمارا کبھی سیدھا ہو گا

پیرہن پھاڑ کے جنّت سے نکل جاؤں گا
یاد جس دم مجھے صحرائے مدینہ ہو گا

حشر کو پیشِ خدا جب یہ پڑھوں گا اشعار
لطفؔ ہر سمت سے غُل صَلِّ عَلیٰ کا ہو گا

❁ ❁ ❁

ولا بندوں میں ہیں جو انبیاؑ خاص
یونہی ہیں انبیاؑ میں مصطفیٰ ﷺ خاص

تُمھی ہو رونقِ ہر دوسرا خاص
تُمھی ہو زینتِ ارض و سما خاص

خدا کے نور سے پیدا ہُوا ہے
تمہارا نور ہے نورِ خدا خاص

خدا کو کس نے دیکھا ہے، سُنا ہے
تمہیں حاصل ہُوا یہ مرتبہ خاص

حدیثوں سے ہے ان باتوں کا اثبات
تو ہی ہے باعثِ خلقِ خدا خاص

ملے تیرے سبب فردوس و دوزخ
غرض تیرے لیے سب کچھ بنا خاص

نبی ﷺ جتنے ہیں عاشق ہیں خدا کے
محمد ﷺ ہیں حبیبِ کبریا خاص

خدا مدّاح خود ہے آپ جس کا
اُسی کا لطفؔ ہے مدحت سرا خاص

❁ ❁ ❁

شفیع الورا ﷺ یا شفیع الورا ﷺ
مجھے بخشوا یا شفیع الورا ﷺ

کروں کس سے فریاد اے داد رس
تمہارے سوا یا شفیع الورا ﷺ

مجھے بھول جانا نہ بہرِ خدا
بروزِ جزا یا شفیع الورا ﷺ

مدینے میں مولا یہ جا کر مرے
غلام آپ کا یا شفیع الورا ﷺ

مری گور میں بھی مدد کیجیو
مرے مصطفیٰ ﷺ یا شفیع الورا

یہی آرزو ہے، یہی ہے ہوس
مدیحِ خدا یا شفیع الورا ﷺ

رہا زیست میں جس طرح ذوق و شوق
تری نعت کا یا شفیع الورا ﷺ

رہے بعدِ مُردن یونہی خُلد میں
ہمیشہ سدا یا شفیع الورا ﷺ

بلالے مدینے میں اب لطفؔ کو
نہ در در پھرا یا شفیع الورا ﷺ

❁ ❁ ❁

عشقِ محبوبِ خدا ﷺ اے دل جسے حاصل نہیں
لاکھ مومن ہو مگر ایمان میں کامل نہیں

یہ کریمی ہے خدا کی، ہُوں جو مدّاحِ نبی ﷺ
ورنہ میرا منہ تو وصفِ پاک کے قابل نہیں

کر مجھے سیراب دیدارِ رسولِ پاک ﷺ سے
آبِ کوثر کا خداوندا میں کچھ سائل نہیں

جان آسانی سے نکلے وقتِ مُردن یا نبی ﷺ
آپ کے نزدیک یہ مشکل مری مشکل نہیں

عاشقِ شاہِ عرب ﷺ ہو کر پڑا ہوں ہند میں
فرقۂ عُشاق میں مجھ سا کوئی کاہل نہیں

نشۂ عشقِ نبی ﷺ نے یہ بنایا مجھ کو مست
یادِ حق سے ایک دم بھی میرا دل غافل نہیں

پھرتی ہے آنکھوں میں میرے صُورتِ پاکِ نبی ﷺ
لطف تجھ سا والضحیٰ کا خلق میں عامل نہیں

❁ ❁ ❁

ہے یقیں، خلق نہ ہو خلق میں مجھ سا غمناک
روز و شب ہجرِ نبی ﷺ میں ہوں سراپا غمناک

گر رہے گا یونہی ہجرِ قدِ رعنائے نبی ﷺ
باغِ جنت میں کرے گا مجھے طوبیٰ غمناک

پاسِ خاطر وہ خدا کو ہے ترا اے محبوب ﷺ
ایک مومن پسِ مُردن نہ رہے گا غمناک

بس کہ شائق ہے عجب کیا ہے جو ہو شادیٔ مرگ
جیتے جی گر ترے کوچے میں یہ پہنچا غمناک

میں بھی ہوں شیفتۂ عارضِ گلرنگِ نبی ﷺ
نہیں بے وجہ میں اے بلبلِ شیدا غمناک

بولے خوش ہو کے نکیرین، خوشا ایسی مرگ
یادِ احمد ﷺ میں مجھے لطفؔ جو دیکھا غمناک

❁ ❁ ❁

عشق ہے اے لطفؔ مجھ کو احمدِ مختار ﷺ سے
شغل ہے دن رات نعتِ سیّدِ ابرار ﷺ سے

نور جب چمکا نبی ﷺ کے روئے پُر انوار سے
کفر کی ظلمت ہوئی زائل دلِ کفار سے

خوش نہ آئے گی مجھے فردوس میں طوبیٰ کی چھاؤں
خُو گرفتہ ہوں نبی ﷺ کے سایۂ دیوار سے

گر دُرِ دندانِ حضرت ﷺ سے ستارے ہیں خجل
مہر و مہ شرمندہ ہیں رُخسارِ پُر انوار سے

کس کے دندانِ مبارک کی صفت لکھتے ہو لطفؔ
ہے قلم بہتر تمہارا ابرِ گوہر بار سے

اے لطفِ نعت گوئی میں یہ مرتبہ ہُوا
مجھ کو حصولِ عشقِ حبیبِ خدا ﷺ ہُوا

جس دن سے مجھ کو عشقِ شہِ دوسرا ﷺ ہوا
ہر دوسرا میں قابلِ صد مرحبا ہوا

وصفِ رُخِ نبی ﷺ کا صلہ یہ عطا ہوا
میرا کلام قابلِ صَلِّ عَلٰی ہوا

سنگِ درِ نبی ﷺ پہ نہ میں رنجیدہ سا ہوا
سجدہ نہ مجھ سے شُکرِ خدا کا ادا ہوا

نورِ خدا سے خلق وہ نورِ خدا ہوا
اس نور سے ظہُور ہے سب خلق کا ہوا

اُس کو جلائے آتشِ دوزخ، مجال کیا
عشقِ نبی ﷺ کی آگ میں ہے جو جلا ہُوا

مجھے بھیجا ہے یاں بہرِ بیانِ مَولدِ حضرت ﷺ
پڑھوں دل سے نہ کیوں وصفِ زمانِ مولدِ حضرت ﷺ

نہ ہر مومن کو کیوں اس کی زیارت کی تمنّا ہو
زمین پر رشکِ جنت ہے مکانِ مولدِ حضرت ﷺ

ازل میں جو پسند آئی فصاحت میرے خالق کو
کیا مشہُور مجھ کو مدح خوانِ مولدِ حضرت ﷺ

یہ ہے اولیٰ بزرگی ذکرِ میلادِ مبارک کی
ملائک آ کے سنتے ہیں بیانِ مولدِ حضرت ﷺ

بہت پیغمبروں کی بیبیاں تشریف لائی تھیں
ولادت گاہِ حضرت میں زمانِ مولدِ حضرت ﷺ

پڑے تھے سر کے بَل سجدے میں بُت ساری خدائی کے
کچھ ایسی ہیبتِ حق تھی زمانِ مولدِ حضرت ﷺ

جو ذرہ تھا زمیں پر مِہر سے وہ چند روشن تھا
منوّر یہ زمانہ تھا زمانِ مولدِ حضرت ﷺ

نہ ہوتی خلق سے کافور ظلمتِ کُفر کی کیوں کر
طلوعِ نورِ ایماں تھا زمانِ مولدِ حضرت ﷺ

سفر کرتے ہیں اِس عالم سے اُس عالم کا جب دم میں
پہنچے خلد میں ہیں زائرانِ مولدِ حضرت ﷺ

✿ ✿ ✿

لطف کیا بیٹھا ہے غافل محفلِ میلاد میں
ہیں رسولُ اللہ ﷺ شاملِ محفلِ میلاد میں

با ادب داخل ہو اے دل محفلِ میلاد میں
خود بدولت خود ہیں شامل محفلِ میلاد میں

سال بھر آئیں گے اس گھر کی زیارت کے لیے
ہیں فرشتے جو کہ داخل محفلِ میلاد میں

چشم و ابروئے نبی ﷺ کی سُن کے مومن مدحتیں
کیوں نہ لوٹیں شکلِ بسمل محفلِ میلاد میں

کیوں نہ اس محفل کو رشکِ روضۂ رضواں کہوں
جمع ہیں حضرتؐ کے مائل محفلِ میلاد میں

مومنو پڑھتے رہو اُس جانِ پاکاں پہ درود
ایک دم بیٹھو نہ غافل محفلِ میلاد میں

مومنو "جمع الجوامع" میں لکھا ہے، دیکھ لو
ہوتے ہیں حضرت ﷺ بھی شامل محفلِ میلاد میں

سال بھر کے درمیاں اے سائلو دے گا خدا
ہو گے تم جس شے کے سائل محفلِ میلاد میں

لطف پائے گا خدا سے باغِ جنّت مانگیو
پڑھ کے حضرت ﷺ کے فضائل محفلِ میلاد میں

✿ ✿ ✿

پردہ بھی نہ تھا بیچ میں حائل شبِ معراج
تھا قربِ محمد ﷺ کو یہ حاصل شبِ معراج

جب رحمتِ خالق ہوئی نازل شبِ معراج
اُمّت کو کیا آپؐ نے شامل شبِ معراج

جُز نُور نہ آتا تھا نظر عرش سے تا فرش
خالق سے ہوئے آپ ﷺ جو واصل شبِ معراج

اک آن میں جا مسندِ قوسین پہ بیٹھے
اونیٰ سی یہ تھی آپ کی منزل شبِ معراج

موسیٰؑ نے کہاں وہ جبلِ طُور میں پائی
جو بات ہوئی آپ کو حاصل شبِ معراج

روزوں کی، نمازوں کی، عبادت کی، خطا کی
اُمّت کی ہر آساں ہوئی مشکل شبِ معراج

جل جائیں جہاں طائرِ سدرہ کے پر و بال
محبوبِ خدا ﷺ واں ہوئے داخل شبِ معراج

تھی عرش سے تا فرش ندا صَلِّ عَلیٰ کی
تھے حُور و مَلک نعت میں شاغل شبِ معراج

سرد آتشِ دوزخ ہے گنہگاروں پہ اے لُطف
ابلیس تھا پابندِ سلاسل شبِ معراج

محبوبِ خدا ﷺ عرش پہ پہنچا شبِ معراج
کیا کھل گیا اُمّت کا نصیبہ شبِ معراج

محبوب ﷺ نظر آیا جو تنہا شبِ معراج
پردے سے خدا خود نکل آیا شبِ معراج

حاصل یہ ہوا آپ ﷺ کو رتبہ شبِ معراج
اللہ کو اِن آنکھوں سے دیکھا شبِ معراج

روشن یدِ بیضا سے کفِ پا شبِ معراج
کیا رُوئے نبی ﷺ کا لکھوں جلوہ شبِ معراج

انسان کی کیا جان، فرشتے بھی نہ پہنچے
واں جا کے وہ اک دم میں پھر آیا شبِ معراج

اے لُطفؔ جو محبوب ﷺ نے چاہا، وہی پایا
باقی نہ رہی کوئی تمنا شبِ معراج

خوش بیٹھے ہو کیا مومنو درود پڑھو
شفیعِ روزِ جزا ﷺ پر پڑھو، درود پڑھو
شفیعِ حشر ﷺ کی مدحت سنو درود پڑھو
اِدھر اُدھر کی نہ باتیں کرو درود پڑھو

اگر خدا کے ہو طالب تو پہلے لازم ہے
رسولِ پاک ﷺ کو راضی کرو، درود پڑھو

اگر حضور ﷺ کی مدِّ نظر حضوری ہے
حضورِ قلب سے اے دوستو، درود پڑھو

سنو حبیبِ خدا ﷺ کی اگر محبّت ہے
سنو جناب ﷺ کے جب نام کو، درود پڑھو

رسولِ پاک ﷺ تمہارا درود خود سُن لیں
حضورِ دل سے اگر مومنو درود پڑھو

عوض درود کے، مرتے ہی خلد پاؤ گے
عزیزو مفت کا سودا ہے، لو درود پڑھو

جو چاہتے ہو کہ کچھ رزق کی کشائش ہو
تو اُس جناب ﷺ پہ اے مفلسو درود پڑھو

یہ کون بزم ہے کس کا ہے ذکر لطفؔ یہاں
ادب سے بیٹھو، ادب سے اٹھو، درود پڑھو

ڈرو خدا سے، خدا سے ڈرو، درود پڑھو
جہنمی نہ بنو غافلو —— درود پڑھو

بصفت حبیبِ خدا ﷺ کی سنو درود پڑھو
لو راہِ راست پہ آؤ پڑھو درود پڑھو

تم اُن کے موئے مبارک کی شان کیا جانو
جو اس کے وصف سنو، موبمو درود پڑھو

خدا کا صاف یہ قرآں میں حکم آیا ہے
مرے نبی ﷺ پہ تم اے مومنو درود پڑھو

خدا، خدا کے فرشتے درود پڑھتے ہیں
خبر نہیں تمہیں کیا غافلو درود پڑھو

بس اُن کی زلفِ معنبر کا وصف پڑھ کر لطف
مشامِ جاں کو معطر کرو، درود پڑھو

تڑپ رہا ہے یہ بیمار یا رسولَ اللہ ﷺ
دکھائیے اُسے دیدار یا رسولَ اللہ ﷺ

تمہارے کوچے میں جنّت کو صاف بھول گئے
جناں کے سارے طلب گار یا رسولَ اللہ ﷺ

فقط اُمیدِ اجابت پہ ہے ثنا خوانی
قبول ہوں مرے اشعار یا رسولَ اللہ ﷺ

زبانِ لوح و قلم سے ہے مرحبا کی صدا
لکھے جو نعت میں اشعار یا رسولَ اللہ ﷺ

کریں گے آپ ہی آساں حسابِ روزِ حساب
بہت بہت ہوں گنہگار یا رسولَ اللہ ﷺ

تو ہی ہے ہادی و رہبر تو ہی رفیق و شفیق
تو ہی ہے یار مدد گار یا رسولَ اللہ ﷺ

بجا ہے گر ہو سرِ لطف فرقداں سے بلند
کہ اس کا تم سا ہے سردار یا رسولَ اللہ ﷺ

رکھتا ہے تیری یاد یہ ہر آن یا رسول ﷺ
سو جاں سے اپنے دل پہ ہوں قربان یا رسول ﷺ

شکرِ خدا کہ تیری غلامی ہوئی نصیب
کوئی نہ تھا نجات کا سامان یا رسول ﷺ

گر دیکھ لیں ترے رُخِ روشن کو مہر و ماہ
جوں آئنہ ہوں ششدر و حیران یا رسول ﷺ

روتا ہوں یادِ قامتِ والا میں رات دن
پہنچے نہ عرش تک کہیں طوفان یا رسول ﷺ

گر وقتِ نزع شربتِ دیدار ہو نصیب
تلخیٔ مرگ مجھ پہ ہو آسان یا رسول ﷺ

تجھ پر نہ کس طرح سے کریں جان و دل فدا
صدقے میں تیرے پایا ہے ایمان یا رسول ﷺ

ہوں گے ترے نشاں کے تلے حشر کو نبی ﷺ
ادنیٰ سی یہ ہے ایک تری شان یا رسول ﷺ

خُلدِ بریں جناب ﷺ کا اک خانہ باغ ہے
رضواں تمہارے در کا ہے دربان یا رسول ﷺ

خاکی ہے لطفؔ اس کو غلامی میں کیا دریغ
ہے قدسیوں پر آپ کا فرمان یا رسول ﷺ

ہو گیا ہے سینہ سوزِ غم سے مجمر یا رسول ﷺ
مُرغِ جاں ہے صورتِ سیماب مضطر یا رسول ﷺ

ہے خطا، مُشکِ ختن سے گر کوئی تشبیہ دے
مُشکِ جنّت جب نہ ہو زلفوں کی ہمسر یا رسول ﷺ

اس طرح کا نور کب دیکھا مہ و خورشید میں
ہیں ترے کوچے کے کیا ذرّے مُنوّر یا رسول ﷺ

دونوں عالم میں مرے ملجا و ماوا آپ ہیں
جان و دل سے کیوں نہ ہوں قربان تم پر یا رسول ﷺ

آپ ختمُ المرسلیں ہیں اور شفیعُ المذنبیں
ہو نہ کیوں سب کی شفاعت ختم تم پر یا رسول ﷺ

لاکھ دل سے مُرغِ جاں کو آپ پر صدقے کروں
گر مجھے اپنا دِکھا دو رُوئے انور یا رسول ﷺ

لطفؔ کی آٹھوں پہر یہ آپ سے ہے التماس
رُوئے اقدس کی زیارت ہو میسّر یا رسول ﷺ

شیفتہ ہوں جب سے تم پر یا شفیع المذنبیں ﷺ
کل نہیں ہے دم کو دم بھر یا شفیع المذنبیں ﷺ

کب تلک آوارہ پھروں میں ہندِ پُر آشوب میں
لو بلا لو اپنے در پر یا شفیع المذنبیں ﷺ

دستگیری کیجیو اے دستگیرِ بیکساں
جس گھڑی چلنا ہو پُل پر یا شفیع المذنبیں ﷺ

وصف لکھتا ہوں ترے آئینۂ رُخسار کا
ہوں میں طالع کا سکندر یا شفیع المذنبیں ﷺ

تو وہ ہے بے مثل و لاثانی کہ عالم میں نہیں
دو سرا میں تیرا ہمسر یا شفیع المذنبیں ﷺ

آپ کا مدّاح ہوں، لوں گا خدا سے باغِ خلد
آپ کی مدحت سُنا کر یا شفیع المذنبیں ﷺ

تم کہو گے جب لبِ گوہر فشاں سے "اُمتی"
چُپ رہے گا ہر پیمبرؑ یا شفیع المذنبیں ﷺ

بخشوا لینا خدا سے لطف کو روزِ جزا
اے شفیعِ روزِ محشر یا شفیع المذنبیں ﷺ

کب تلک ہوں آپ کی فرقت سے بیدم الغیاث
الغیاث اے بادشاہِ ہر دو عالم ﷺ الغیاث

دستگیری کر مری اے شافعِ روزِ جزا ﷺ
کھینچتے ہیں اب گُنہ سوئے جہنم الغیاث

ہاتھ آجائے اگر خاکِ مدینہ، ہو شفا
دردِ دل جاتا نہیں پہلو سے اک دم الغیاث

بے توسّل آپؐ کے کس دن ہوئی توبہ قبول
برسوں ہی کرتے رہے حوّا و آدمؑ "الغیاث"

تا خدائی کر مدینے کی طرف بادِ مراد
جوشِ طوفاں پر ہے اپنی چشمِ پُرنم الغیاث

ہوں مدینے کی زیارت کو یہ میں اندوہ گیں
دیکھ کر حالت کو میری کہتا ہے غم الغیاث

لُطف اُس دم بابِ رحمت کھول دیتا ہے خدا
ہجرِ حضرت ﷺ میں رویا کرتے ہیں جب ہم "الغیاث"

✿ ✿ ✿

تیغِ فراق سے ہے دل افگار الغیاث
کب تک رہوں میں صورتِ بیمار الغیاث

کٹتی نہیں ہے رات جدائی کی، کیا کروں
اے تیغ عشق ابروئے خم دار الغیاث

ایسا ہُوا ہوں اب غمِ ہجرِ نبی ﷺ سے زار
تارِ نفس ہے دل کو گراں بار الغیاث

ہوں گے حضور ﷺ سایہ فگن روزِ باز پُرس
جائے گی عاشقوں کی نہ بے کار "الغیاث"

بعدِ فنا اگر نہ حضوری ہوئی نصیب
کرتا رہوں گا یا شہِ ابرار ﷺ الغیاث

دیوِ سیاہ مانگے پنہ جس کے خوف سے
ہے وہ سیاہ اپنی شبِ تار الغیاث

سیراب جس کے فیضِ کرم سے جہان ہے
اس کا ہے لطف تشنۂ دیدار الغیاث

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۸۸ کے خاص نمبر

ماہ	نمبر
جنوری	حمدِ باری تعالیٰ
فروری	نعت کیا ہے؟
مارچ	مدینۃ الرسول ﷺ (اول)
اپریل	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اول)
مئی	مدینۃ الرسول ﷺ (دوم)
جون	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (دوم)
جولائی	نعتِ قدسی
اگست	غیر مسلموں کی نعت (اول)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف (اول)
اکتوبر	میلادُ النبی ﷺ (اول)
نومبر	میلاد النبی ﷺ (دوم)
دسمبر	میلاد النبی ﷺ (سوم)

۱۹۹۰ کے خاص نمبر

ماہ	نمبر
جنوری	حسن رضا بریلوی کی نعت
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف (سوم)
مارچ	درود و سلام (چہارم)
اپریل	درود و سلام (پنجم)
مئی	درود و سلام (ششم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (سوم)
جولائی	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم)
اگست	وارثیوں کی نعت
ستمبر	آزاد بیکانیری کی نعت (اول)
اکتوبر	میلادُ النبی ﷺ (چہارم)
نومبر	درود و سلام (ہفتم)
دسمبر	درود و سلام (ہشتم)

۱۹۸۹ کے خاص نمبر

ماہ	نمبر
جنوری	لاکھوں سلام (اول)
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم)
مارچ	معراج النبی ﷺ (اول)
اپریل	معراج النبی ﷺ (دوم)
مئی	لاکھوں سلام (دوم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (دوم)
جولائی	کلامِ ضیاء القادری (اول)
اگست	کلامِ ضیاء القادری (دوم)
ستمبر	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم)
اکتوبر	درود و سلام (اول)
نومبر	درود و سلام (دوم)
دسمبر	درود و سلام (سوم)

۱۹۹۱ کے خاص نمبر

ماہ	نمبر
جنوری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول)
فروری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (دوم)
مارچ	شہیدانِ ناموسِ رسالت (سوم)
اپریل	شہیدانِ ناموسِ رسالت (چہارم)
مئی	شہیدانِ ناموسِ رسالت (پنجم)
جون	غریب سہارنپوری کی نعت
جولائی	نعتیہ مُسدّس
اگست	فیضانِ رضا
ستمبر	عربی ادب میں ذکرِ میلاد
اکتوبر	سراپائے سرکار ﷺ
نومبر	اقبال کی نعت
دسمبر	حضور ﷺ کا بچپن

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۹۲ کے خاص نمبر

جنوری	نعتیہ رباعیات
فروری	آزاد/ہائیکا/نثری کی نعت (دوم)
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	پیر کے دن کی اہمیت (اول)
مئی	پیر کے دن کی اہمیت (دوم)
جون	پیر کے دن کی اہمیت (سوم)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت (چہارم)
اگست	آزاد نعتیہ نظم
ستمبر	سیرتِ منظوم
اکتوبر	سراپائے سرکار (دوم)
نومبر	سفرِ سعادت، منزلِ محبت (اول)
دسمبر	سفرِ سعادت، منزلِ محبت (دوم)

۱۹۹۴ کے خاص نمبر

جنوری	محمد حسین فقیر کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (دوم)
مارچ	تضمینیں
اپریل	حضور ﷺ کی معاشی زندگی
مئی	آخر الحامدی کی نعت
جون	مدینۃ الرسول ﷺ (سوم)
جولائی	شیو آبریلوی اور جمیل نظر کی نعت
اگست	دیارِ نور
ستمبر	بے چین رجپوری کی نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت (سوم)
نومبر	نور علیٰ نور
دسمبر	معراج النبی ﷺ (سوم)

۱۹۹۳ کے خاص نمبر

جنوری	۹۲ (قطعات)
فروری	عربی نعت اور علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ
مارچ	ستار وارثی کی نعت گوئی
اپریل	حضور ﷺ اور بچے
مئی	حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا
جون	زائرِ مدینہ بہزاد لکھنوی کی نعت
جولائی	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین (اول)
اگست	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین (دوم)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (چہارم)
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	یا رسول اللہ ﷺ
دسمبر	حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین

۱۹۹۵ کے خاص نمبر

جنوری	حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ
فروری	استغاثے
مارچ	نعت ہی نعت (چہارم)
اپریل	نعت کیا ہے؟ (دوم)
مئی	نعت کیا ہے؟ (سوم)
جون	نعت کیا ہے؟ (چہارم)
جولائی	خواتین کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی)
ستمبر	نعت ہی نعت
اکتوبر	کافی کی نعت
نومبر	غیر مسلموں کی نعت گوئی
دسمبر	انتخابِ نعت

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

۱- وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ - ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳ (صفحات ۱۳۶)
۲- حدیثِ شوق (دوسرا مجموعۂ نعت) ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (صفحات ۱۷۶)
۳- منشورِ نعت (اردو، پنجابی فردیات) ۱۹۸۸ (صفحات ۱۷۶)
۴- سیرتِ منظوم (بصورت قطعات) ۱۹۹۲ (صفحات ۱۲۸)
۵- "۹۲" (نعتیہ قطعات) ۱۹۹۳ (صفحات ۱۱۲)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

۶- ستاں دی اُتّی (صدارتی ایوارڈ یافتہ) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷ (صفحات ۳۲)
۷- حق دی تائید - ۱۹۵۶ (۸ صفحات)

تحقیقِ نعت

۸- پاکستان میں نعت، ۱۹۹۳ (صفحات ۲۲۴)
۹- غیر مسلموں کی نعت گوئی - ۱۹۹۳ (صفحات ۳۰۰)
۱۰- خواتین کی نعت گوئی - ۱۹۹۵ (صفحات ۳۳۶)
۱۱- نعت کیا ہے؟ - ۱۹۹۵ (صفحات ۱۱۲)

انتخابِ نعت

۱۲- مدیحِ رسول ﷺ - ۱۹۷۳ (صفحات ۱۹۸)
۱۳- نعتِ خاتم المرسلین ﷺ - ۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳ (صفحات ۱۸۴)
۱۴- نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ (صفحات ۲۷۶)
۱۵- قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ (صفحات ۹۶)
۱۶- نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ۔ جنگ پبلشرز کے زیرِ اہتمام۔ چار رنگا طباعت۔ ۱۹۹۳ (صفحات ۸۱۶ - بڑا سائز)

اسلامی موضوعات پر کتابیں

۱۷- احادیث اور معاشرہ - ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸ (بھارت میں بھی چھپی) صفحات ۱۹۲
۱۸- ماں باپ کے حقوق - ۱۹۸۵، ۱۹۹۳ (صفحات ۱۱۲)
۱۹- حمد و نعت (تدوین) ۱۶ مضامین، ۳۹ منظومات - ۱۹۸۸ (صفحات ۲۲۴)
۲۰- میلادُ النبی ﷺ (تدوین) ۱۸ مضامین، ۸۰ میلادیہ نعتیں - ۱۹۸۸ (صفحات ۳۳۶)
۲۱- مدینۃ النبی ﷺ (تدوین) ۱۸ مضامین، ۵۷ منظومات - ۱۹۸۸ (صفحات ۲۲۴)

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

۲۲۔ اقبالؒ و احمد رضاؒ: مدحت گرانِ پیغمبرؐ ۔ ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۲ (کلکتہ) ۱۹۸۷ (صفحات ۱۱۲)

۲۳۔ اقبالؒ، قائدِ اعظمؒ اور پاکستان ۔ ۱۹۸۳، ۱۹۸۷ (صفحات ۱۹۰)

۲۴۔ قائدِ اعظمؒ ۔۔۔۔۔ افکار و کردار ۔ ۱۹۸۵ (صفحات ۳۹۰)

۲۵۔ تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) ۱۹۸۲، ۱۹۸۶، ۱۹۹۳ (۳۶۳ صفحات)

مزید کتابیں

۲۶۔ میرے سرکار ﷺ ۔ ۱۹۸۷ (صفحات ۱۳۳)

۲۷۔ حضور ﷺ اور بچے ۔ ۱۹۹۳ (صفحات ۱۱۲)

۲۸۔ تسخیرِ عالمینؐ اور رحمۃ للعالمین ﷺ ۔ ۱۹۹۳ (صفحات ۲۵۶)

۲۹۔ درود و سلام ۔ ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵ (سات ایڈیشن چھپے) صفحات ۱۲۸

۳۰۔ قرطاسِ محبت (حُبِّ رسول ﷺ کے مظاہر) ۱۹۹۴ (صفحات ۱۳۳)

۳۱۔ سفرِ سعادت، منزلِ محبت (سفرنامۂ حجاز) ۱۹۹۴ (صفحات ۲۲۴)

۳۲۔ راج دُلارے (بچوں کے لئے نظمیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱ (صفحات ۹۶)

۳۳۔ میلادِ مصطفیٰ ﷺ ۔ ۱۹۹۱ (صفحات ۳۸)

۳۴۔ عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ ۔ ۱۹۸۷، ۱۹۸۸ (صفحات ۳۲)

۳۵۔ منظومات ۔ (نعتیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵ (صفحات ۱۹۰)

۳۶۔ دیارِ نُور ۔ (سفرنامۂ حجاز) ۱۹۹۵ (صفحات ۱۱۲)

۳۷۔ حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ ۔ ۱۹۹۵ (صفحات ۲۵۶)

تراجم

۳۸۔ الخصائص الکبریٰ ۔ جلد اول و دوم (از علامہ سیوطیؒ) ۱۹۸۲

۳۹۔ فتوح الغیب (از حضرت غوثِ اعظمؒ) ۱۹۸۳

۴۰۔ تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام سیرینؒ) ۱۹۸۲

۴۱۔ نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) ۱۹۷۱
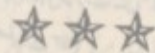
★★★

قارئینِ کرام سے دُعا کی درخواست

میری صلاحیتیں والدین کے حُسنِ تربیت کے باعث نعت کی خدمت کے لئے مختص ہوئی ہیں اور ماہنامہ "نعت" لاہور کا اجرا میرے والدِ مرحوم راجا غلام محمدؒ (متوفی ۲۶ مئی ۱۹۸۸ بروز پیر) اور میری والدہ مرحومہ نور فاطمہؒ (متوفیہ ۱۹۔ اگست ۱۹۹۰۔ بروز اتوار) کی اشیرباد سے ہوا۔ اس لئے اگر آپ کو ماہنامہ "نعت" میں کوئی چیز پسند آجائے تو ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

--------- ایڈیٹر

*****

--- ۱۹۹۱ کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب ---

قوسِ قزح

(اسلامی موضوعات پر دھنک رنگ مضامین)

شہناز کوثر ———— کی اس تصنیف میں

* حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ پاک میں ربیع الاول کے مہینے میں ہونے والے ۳۹ واقعات کا تفصیلی ذکر ہے۔
* حمد میں نعت کی اور نعت میں اظہار عجز کی صورتوں پر مضامین ہیں۔
* احادیث مقدسہ کے حوالے سے مدینہ طیبہ کی اہمیت پر بحث ہے۔
* درود پاک کی اہمیت و فضیلت پر کئی مضامین میں دلآویز انداز میں نئے زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔
* انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کے سانس کی نالی اور پھیپھڑے پر کلمۂ طیبہ لکھا ہوا ہے۔
* اسلامی تعلیمات میں عدد کی اہمیت پر بصیرت افروز معلومات دی گئی ہیں۔
* حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو فنا فی النار کر کے تختہ دار کو چومنے والے غازیوں کی مشترکہ خصوصیات کا تفصیلی تجزیہ ہے۔

کتابت و طباعت خوبصورت، سادہ و پرکار سرورق

۱۹۲ صفحات، قیمت پچاس روپے

ناشر

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

فون ۷۴۶۳۶۸۴

☆———۱۹۹۲ کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب———☆

حیاتِ طیبہ میں

پیر کے دن کی اہمیت

حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ پیر کے دن اس دنیا میں تشریف لائے' پیر ہی کے دن اعلانِ نبوت فرمایا' پیر ہی کو قبلہ تبدیل فرمایا' پیر ہی کو کئی غزووں میں شرکت فرمائی' پیر ہی کو صلح حدیبیہ فرمائی' پیر ہی کو مکہ فتح کیا' پیر ہی کو حجۃ الوداع فرمایا' پیر ہی کو اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے ۳۵ ایسے واقعات کے بارے میں تحقیق و تجسس کا شاہکار۔ محبتِ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی زبان میں لکھی گئی کتاب ------ جس سے پیر (دوشنبہ) کے دن کی اہمیت اربابِ عقیدت پر آشکار ہوتی ہے۔

ان بصیرت افروز واقعات اور ان کے اندازِ پیشکش سے متاثر نہ ہونا آپ کے بس میں نہیں ہو گا۔

شہناز کوثر کی ایک تحقیق

۲۳۲ صفحات۔ قیمت ۸۰ روپے

ناشر

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

فون: ۷۴۶۳۶۸۴

۱۹۹۳ کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب

پندرہ جلدوں پر مشتمل' مبسوط سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پہلی جلد

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بچپن

شہناز کوثر (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور کی تصنیف)

جس میں

- حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بچپن اور لڑکپن کے واقعات کا سال بہ سال ذکر کیا گیا ہے۔
- سیرت نگاروں کی لغزشوں پر بے باکانہ گرفت کی گئی ہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضاعت کے بارے میں قلمکاروں کی بے احتیاطیوں کی نشاندہی ہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پرورش کرنے والے دس بزرگوں کا پہلی بار تذکرہ کیا گیا ہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک شفیق بزرگ پر لگائے جانے والے الزامات کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔
- بچپن میں ہونے والے معجزات کے حوالے سے اس مفروضے کی حقیقت ظاہر کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چالیس برس کی عمر میں نبوت عطا ہوئی۔
- تجزیہ کیا گیا ہے کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاندان واقعی اتنا غریب تھا کہ کوئی دائی ادھر کا رخ نہیں کرتی تھی یا حضرت حلیمہؓ اس مقصد کے لیے چن لی گئی تھیں۔

کتابت و طباعت معیاری۔ صفحات ۳۵۲۔ قیمت ایک سو ساٹھ روپے

۱۹۹۴ کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب

شہناز کوثر کی تصنیف

حضور ﷺ کی معاشی زندگی

میں

○ پہلی بار دلائل و براہین اور ناقابلِ تردید حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ غریب نہیں تھے بلکہ ایک کامیاب تاجر تھے۔

○ تجارت کے سلسلے میں حضور ﷺ نے شام' یمن' جرش' بحرین' حبشہ' جعاشہ' نجد اور نبران' فلسطین اور عمان' دبا' مصر' حلب' انطاکیہ' بیروت' پامیرا اور بعلبک کے علاقوں میں سفر کئے۔

○ تجارتی میلے منڈیوں میں شرکت کی اور ایک مدینہ منورہ میں ایک جدید بازار قائم کیا۔

○ حضورِ اکرم ﷺ کی گزر بسر تجارت سے ہوتی تھی' مولویوں اور پیروں کی طرح ہدایا اور غنائم پر نہیں۔

○ پہلی بار ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضورِ اکرم ﷺ کا معاشی سہارا نہیں تھیں بلکہ حضور ﷺ کی ایک اہم شریک تجارت تھیں۔

سفید کاغذ۔ کمپیوٹر کمپوزنگ۔ خوبصورت طباعت

۱۷۶ صفحات۔ قیمت ایک سو روپے

ناشر

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ لاہور۔ ۵۴۵۰۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۹۱

ماہنامہ نعت لاہور